407

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،8۔اکتوبر2010

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

سیلاب متاثرین کے ریلیف اور بحالی پر عام بحث جاری رہے گی

اور بعدازاں اس کا اختتام ہو گا۔

409

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،8-اکتوبر2010

(یوم الجمع،28-شوال المعظم1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح10بج کر10منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝9 فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝10
وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ
قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ
وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝11

سُوۡرَةُ الجُمُعَة آیات9 تا11

مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد (یعنی نماز) کے لئے جلدی کرو اور (خریدو) فروخت ترک کر دو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے(9) پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتے رہو تا کہ نجات پاؤ(10) اور جب یہ لوگ

سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو اُدھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں (کھڑے کا) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ کہہ دو کہ جو چیز اللہ کے ہاں ہے وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے۔ اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے(11)

وماعلینا الاالبلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے بھی ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
مدد حاصل ہے مجھ کو ہر گھڑی شاہِ مدینہ کی
میری بگڑی بناتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
میں فخری فکر دنیا آخرت سب بھول جاتا ہوں
مجھے جب یاد آتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

تعزیت

ممبر پنجاب اسمبلی جناب عامر حیات خان روکھڑی کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میں قاری صاحب سے کہوں گا کہ ہمارے معزز ممبر جناب عامر حیات خان روکھڑی کی والدہ صاحبہ اس دنیائے فانی سے رخصت ہو چکی ہیں تو ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب عامر حیات خان روکھڑی کی والدہ ماجدہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جیل خانہ جات سے متعلق سوال پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ سیدہ بشریٰ نواز گردیزی صاحبہ کا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! On her behalf. Question No 992 answer be taken as read. (معزز ممبر نے معزز خاتون ممبر سیدہ بشریٰ نواز گردیزی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کوٹ لکھپت جیل لاہور میں غیر ملکی خواتین اسیران کی تعداد و تفصیل

*992: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کوٹ لکھپت جیل لاہور میں غیر ملکی خواتین اسیران کی موجودہ تعداد کیا ہے اور کن جرائم کی پاداش میں مقید ہیں اور عرصہ اسیری بھی بیان کیا جائے نیز ان کے ساتھ قید بچوں کی تعداد بھی بتائی جائے؟

(ب) کوٹ لکھپت جیل میں Class-A اسیران کی کتنی گنجائش ہے اور کتنے اسیران اس وقت مقید ہیں، ان کی تفصیل میں نام، ولدیت، جرم کی نوعیت اور عرصہ اسیری بیان کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور کی خواتین وارڈ میں مقید غیر ملکی خواتین کی تعداد 19 ہے اور ان خواتین اسیران کی تفصیل جرم عرصہ اسیری اور ساتھ مقید بچوں کی تعداد ضمیمہ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سنٹرل جیل لاہور میں Class-A وارڈ میں صرف ایک اسیران رکھنے کی گنجائش ہے فی الوقت Class-A وارڈ میں کوئی اسیر مقید نہ ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جز (ب) میں سوال پوچھا گیا ہے کہ کوٹ لکھپت جیل میں کلاس (اے) کے اسیران کی گنجائش کتنی ہے اور کتنے اسیران اس وقت مقید ہیں، ان کی تفصیل بیان کی جائے تو میرا سوال وزیر موصوف سے یہ ہے کہ کلاس "اے" کیا ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! (اے) اور (بی) کلاسیں جیل میں ہوتی ہیں اور اس وقت اس جیل میں (اے) کلاس میں صرف ایک بندے کے رہنے کی گنجائش ہے جہاں پر اسے خبریں پڑھنے کے لئے اخبار، کھانے پکانے کے لئے باورچی ملتا ہے جسے مشققتی کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں پر اس کے status کے مطابق تمام سہولتیں ملتی ہیں لیکن اس کے لئے شرط ہے کہ وہ قیدی زرعی زمین کا مالک ہو اور انکم ٹیکس دیتا ہو، بی اے پاس ہو اور معاشرے کا ایک اچھا شہری ہو۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس جیل میں کلاس (اے) کے صرف ایک قیدی کی گنجائش کیوں رکھی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! انہوں نے صرف (اے) کلاس کا پوچھا ہے تو اس میں صرف ایک ہی قیدی کی گنجائش ہے جبکہ (بی) کلاس میں زیادہ قیدیوں کو رکھنے کی گنجائش ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں نصیر احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! کیا کلاس (اے) کے قیدیوں کو موبائل اور ٹیلیویژن رکھنے کی سہولت دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! جو قیدی (اے) یا (بی) کلاس لینا چاہتا ہو وہ ٹی وی کی سہولت حاصل کرنے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ کو apply کرتا ہے یا پھر عدالت سے direction لے کر آتا ہے تو جیل والے اسے یہ سہولت دیتے ہیں لیکن موبائل فون کی سہولت قطعاً نہیں دی جاتی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی سیدہ بشریٰ نواز گردیزی صاحبہ کا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! On her behalfr. Question No. 993 answer be taken as read. (معزز ممبر نے معزز خاتون ممبر سیدہ بشریٰ نواز گردیزی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل بہاولپور میں ملاقاتیوں کے لئے سہولیات فراہم کرنے کا مسئلہ

*993: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل بہاولپور میں قیدیوں کے دور دراز سے آنے والے ملاقاتیوں کے بیٹھنے، پینے کے پانی اور گرمی، سردی سے بچاؤ کے لئے کسی قسم کا بندوبست نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جیل کا عملہ ملاقاتیوں سے رشوت لئے بغیر ملاقات کی اجازت نہیں دیتا؟

(ج) مذکورہ بالا جیل سے ملحقہ زمین پر کیا کاشت کیا جاتا ہے اور وہ کس مقصد کے لئے استعمال ہو رہا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) نیو سنٹرل جیل بہاولپور میں قیدیوں کی ملاقات کے لئے آنے والے ملاقاتیوں کے لئے چار عدد شیڈز موجود ہیں۔ان میں دو شیڈز عورتوں اور دو شیڈز مردوں کے لئے ہیں۔ گرمیوں کے لئے ان شیڈوں میں پنکھے اور بیٹھنے کے لئے بینچ موجود ہیں اور سردیوں کے لئے دھوپ میں بیٹھنے کے لئے لان میں بھی بنچ موجود ہیں۔ صفائی کا مناسب بندوبست ہے۔اس کے علاوہ ٹھنڈے پانی کے لئے دو عدد الیکٹرک واٹر کولر بھی موجود ہیں۔

(ب) ملاقاتیوں سے نہ ہی کسی قسم کی رشوت کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور نہ ہی ان کو تنگ کیا جاتا ہے۔ صاف شفاف ملاقاتیں کروائی جاتی ہیں۔ ملاقات انچارج آفیسر پوری دیانت داری سے اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے اور لوگوں کی complaint کے لئے شیڈ میں Complaint Box بھی موجود ہے۔ سپرنٹنڈنٹ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب باقاعدگی سے ملاقات شیڈ کا visit کر کے لوگوں کے مسائل سن کر حل کرتے ہیں۔

(ج) جیل باغیچہ میں اسیران کے لئے موسم کے مطابق سبزیوں کی کاشت کی جاتی ہے۔اگر زمین سبزیوں کی کاشت سے زائد ہو تو گندم بو دی جاتی ہے اور تمام پیداوار اسیران کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ جیل سے ملحقہ زمین پر کیا کاشت کیا جاتا ہے اور وہ کس مقصد کے لئے استعمال ہو رہا ہے تو میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ اس جیل کا کل کتنا رقبہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس جیل کا کل رقبہ 43 ایکڑ 4 کنال اور 6 مرلے ہے جہاں پر گندم اور موسمی سبزیاں کاشت کی جاتی ہیں جو کہ جیل کے اندر استعمال ہو جاتی ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ زمین تقریباً دو مربع بنتی ہے تو اتنی زیادہ زمین پر کاشت ہونے والی سبزی صرف قیدی کھا جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: ان کی جو ضرورت ہو گی وہ اس کے مطابق استعمال کرتے ہوں گے اور باقی فروخت کر دیتے ہوں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! نہیں، وہ کہتے ہیں کہ استعمال ہو جاتی ہے لیکن میرا یہ کہنا ہے کہ جیل کا عملہ گھر لے جاتا ہوگا یا کوئی اور استعمال ہے تو یہ بتادیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! گندم اور موسمی سبزیاں کاشت ہوتی ہیں جو کہ جیل کے قیدیوں کی خوراک کے لئے استعمال ہو جاتی ہیں اس کے علاوہ چارہ کاشت کیا جاتا ہے جسے نیلام کر کے جیل کے سرکاری خزانے کی مد میں جمع کروا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! On his behalf, answer be taken as read.

(معزز ممبر نے چودھری عامر سلطان چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اڈیالہ جیل راولپنڈی میں قابل ضمانت قیدیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1243: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اڈیالہ جیل راولپنڈی میں جولائی 2006 تک کتنے ایسے ملزمان قید تھے جن کا جرم قابل ضمانت ہے لیکن ان کے لئے ضمانت کا انتظام کرنے والا کوئی نہیں؟

(ب) اگر ایسے کچھ قیدی ہیں جن کی ضمانت کا انتظام کرنے والا کوئی نہیں تو کیا حکومت ان کے لئے کوئی متبادل سوچ رہی ہے؟

(ج) معمولی جرائم میں جیل سے رہا کرنے کے اختیارات کس کے پاس ہیں اور اس کا طریق کار کیا ہے نیز معمولی جرائم میں کون سے جرائم شمار ہوتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) اڈیالہ جیل راولپنڈی میں جولائی 2006 تک کوئی ایسا ملزم قید نہ تھا جس کا جرم قابل ضمانت تھا لیکن اس کی ضمانت کا انتظام کرنے والا کوئی نہیں۔

(ب) لاوارث اسیران کو ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحبان کی طرف سے سرکاری وکیل فراہم کیا جاتا ہے اس کے علاوہ مختلف NGOs اور بار تنظیمیں بھی وکیل فراہم کرتی ہیں۔

(ج) معمولی جرائم میں ملوث ملزمان کو رہا کرنے کے اختیارات جس ضلع کے مقدمات ہوں اس ضلع کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحب کو ہوتے ہیں اور ہر ماہ کے آخر میں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحب جیل کا دورہ کرتے ہیں اور معمولی جرائم میں ملوث ملزمان کو ذاتی مچلکہ پر رہا کیا جاتا ہے۔ درج ذیل جرائم معمولی جرائم میں شمار ہوتے ہیں:

(1) قلندرہ 107/151

(2) قلندرہ 13/20/55،65/109

(3) 3/4 منشیات، 5 بوتل تک شراب

(4) 9-A(CNSA) 100 گرام تک منشیات

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس میں میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال مسز ناظمہ جواد ہاشمی صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں، dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی انہی کا ہے اور یہ بھی dispose of ہوا۔ اس سے اگلا سوال محترمہ ثمینہ خاور حیات کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ بھی dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی انہی کا ہے اور یہ بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف فرما نہیں لہذا یہ بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اس سے آگے بھی انہی کا سوال ہے اور یہ بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اس سے اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اس سے اگلا سوال بھی انہی کا ہے یہ بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ کا ہے۔۔۔ مگر وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اس سے اگلا سوال ڈاکٹر فائزہ اصغر صاحبہ کا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کیا میں یہ سوال لے سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: لغاری صاحب! چونکہ آپ دو سوال پہلے پوچھ چکے ہیں اس لئے آپ مزید نہیں کر سکتے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ مالک ہیں اور اجازت دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں ایسے مالک بن کر اجازت نہیں دے سکتا۔ ڈاکٹر فائزہ اصغر کا سوال dispose of کیا جاتا ہے اور اس سے اگلا سوال بھی انہی کا ہے اور وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ بھی

dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک محمد عامر ڈوگر صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! لگتا ہے کہ منسٹر صاحب نے ممبران کو فون کر کے آج اسمبلی میں آنے سے منع کیا ہے تاکہ ان کا وقفہ سوالات آسانی سے گزر جائے اور یہ ان کی ملی بھگت ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے اور مجھے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگلا سوال ملک محمد عامر ڈوگر صاحب کا ہے۔

رانا محمد افضل خان: On his behalf جناب سپیکر! سوال کا نمبر 4644 ہے۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ملک محمد عامر ڈوگر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: جی، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ، قیدیوں کی دیکھ بھال و خوراک پر خرچ ہونے والے بجٹ کی تفصیلات

*4644: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ میں 07-2006 اور 08-2007 کو کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اس میں سے کتنا قیدیوں کی خوراک و دیکھ بھال پر خرچ ہوا اور کتنا ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوا، مکمل تفصیل سال وار آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

ٹوٹل بجٹ 07۔2006 :	48,153,424/- روپے
قیدیوں کی خوراک و دیکھ بھال پر خرچہ	24,525,524/- روپے
ملازمین کی تنخواہوں پر خرچہ:	23,627,900/- روپے
ٹوٹل بجٹ 08۔2007 :	60,833,269/- روپے
قیدیوں کی خوراک و دیکھ بھال پر خرچہ	33,559,539/- روپے
ملازمین کی تنخواہوں پر خرچہ:	27,273,730/- روپے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا وزیر موصوف سے سوال یہ ہے کہ یومیہ ایک قیدی پر۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ سوال نہیں لے سکتے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اگر ان کی پارٹی سے کوئی نہیں ہے تو پھر وہ کر سکتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: آپ ہمارے ساتھ تو ایسا نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کے ساتھ ہم نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا۔ جب آپ کی باری آئے گی تو اپنے ساتھیوں سے پوچھ لینا اگر کوئی کرنا چاہے گا تو مجھے کیا اعتراض ہے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اسی پاکستان مسلم لیگ (ن) یا پیپلز پارٹی والے کسی ممبر کا سوال لیتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ صرف اپنی پارٹی والے لیں۔ رانا افضل صاحب پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! میں نے آپ کو کہہ دیا ہے، بس ٹھیک ہے۔ جی، رانا صاحب!

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک قیدی پر ایک دن کی خوراک کا average کتنا خرچہ آتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! تقریباً پچاس روپے یومیہ آتا ہے۔ سابقہ دور میں قیدیوں کے لئے menu بہت خراب تھا۔ ان کے لئے روٹی کا وزن کم تھا لیکن جب سے عوامی حکومت آئی ہے میاں محمد شہباز شریف کے حکم سے ناشتے میں قیدیوں کے لئے 70 گرام کا ایک پراٹھا، ایک کپ چائے، ہفتے میں چار دن چکن اور دو دن beef دیا جاتا ہے۔ گرمیوں میں تین بجے کے بعد ایک گلاس شربت اور سردیوں میں ایک کپ چائے دی جاتی ہے۔ اس طرح ایک قیدی پر تقریباً 51 روپے خرچہ آجاتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، شاباش۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا محترم وزیر جیل خانہ جات سے یہ سوال ہے کہ تمام جیلوں میں مجموعی طور پر ایک عام شکایت ہے کہ قیدیوں کو جو خوراک مہیا کی جاتی ہے اس میں بھی ایک بہت بڑی کرپشن ہے اور جیل menu کی خوراک میں کٹوتی کر کے ان کو خوراک دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ particular کسی ایک جیل کی بات کریں۔ یہ تو کوئی سوال نہیں بنتا۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ جب سے عوامی حکومت آئی ہے جیل میں قیدیوں کے لئے بڑے اچھے ناشتے کا انتظام اور کھانے کا انتظام ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ابھی recently ایک واقعہ ہوا ہے کہ انسانی پنجہ بھی اسی حکومت میں دیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ رپورٹ ٹھیک نہیں تھی۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں ان کا جواب دیتا ہوں۔ وہاں ایک حوالاتی تھا جس کا دماغی توازن درست نہیں تھا۔ اس نے بلاوجہ ایک خبر باہر بھجوا دی اور یہ خبر "نوائے وقت" میں لگ گئی۔ اس پر ڈی آئی جی، ہوم ڈیپارٹمنٹ اور چیف منسٹر صاحب نے انکوائری کروائی اور Human Rights کی کمیٹی نے بھی انکوائری کروائی۔ اس گوشت کا باقاعدہ ڈی این اے ٹیسٹ کروایا گیا اور یہ ٹیسٹ فیصل آباد سے کروایا گیا۔ ٹیسٹ میں رپورٹ یہ آئی کہ یہ گوشت بھینس کا ہے انسان کا گوشت نہیں ہے۔ جس حوالاتی نے یہ خبر دی تھی اس کے لئے ڈاکٹروں کی باقاعدہ ایک کمیٹی بیٹھی اور ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کا دماغی توازن درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میری اطلاع کے مطابق وہ چربی کا ٹکڑا تھا جو اس طرح کا لگتا تھا۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ڈی این اے ٹیسٹ میں رپورٹ آچکی ہے کہ وہ بھینس کا ٹکڑا تھا۔

جناب شاہ رخ ملک: جناب سپیکر! میرا ایک سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شاہ رخ ملک: جناب سپیکر! جتنی بھی پنجاب میں جیلیں ہیں ان میں قیدیوں کے پاس موبائل فون بھی آجاتا ہے، وہاں قیدیوں کے پاس نشہ بھی برآمد ہوتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کے لئے نیا سوال دیں، پھر اس کا جواب لیں گے، تشریف رکھیں۔ اگلا سوال سردار خالد سلیم بھٹی کا ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4910 ہے۔

جناب سپیکر: کیا اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

سردار خالد سلیم بھٹی: جی، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سنٹرل جیل ساہیوال کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*4910: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال کو مالی سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی رقم سالانہ ملی؟

(ب) کتنی رقم قیدیوں / حوالاتیوں کی خوراک، کپڑوں، جوتوں پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم اس جیل میں تعینات ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم اس جیل کے سپرنٹنڈنٹ، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹس کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) اگر اس جیل کا ان دو سالوں کا آڈٹ ہوا ہے تو آڈٹ میں کتنی رقم خورد برد کرنے کا انکشاف ہوا؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

مالی سال 08۔2007 = 11,73,45,705/۔ روپے

مالی سال 09۔2008 = 15,49,26,507/۔ روپے

(ب)

مالی سال 08۔2007 = 4,45,76,277/۔ روپے

مالی سال 09۔2008 = 7,32,78,767/۔ روپے

(ج)

مالی سال 08۔2007 = 5,53,69,002/۔ روپے

مالی سال 09۔2008 = 6,15,63,142/۔ روپے

(د)

مالی سال 08۔2007 = 19,13,062/۔ روپے

مالی سال 09۔2008 = 22,83,728/۔ روپے

(ہ) جیل ہذا کا سالانہ آڈٹ برائے سال 08۔2007 اور 09۔2008 ابھی تک نہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ حوالاتیوں کی خوراک، جوتی کپڑوں پر اتنی رقم خرچ ہوتی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ خوراک جیل کا عملہ سپلائی کرتا ہے یا ٹھیکے پر دیتے ہیں، اگر ٹھیکے پر دیتے ہیں تو ٹھیکیدار کی کوئی لسٹ ہو گی اور اگر خود کرتے ہیں تو سپلائی کا کیا طریق کار ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس کے لئے باقاعدہ اخبار میں اشتہار آتا ہے۔ گوشت، گھی، چاول دالوں وغیرہ کے لئے ہم باقاعدہ اخبار میں اشتہار دیتے ہیں۔ جس کی bid کم ہوتی ہے اس کو ہم ٹھیکہ دیتے ہیں۔ پھر وہ سامان سپلائی کرتا ہے اور اس کا باقاعدہ معائنہ کیا جاتا ہے کہ اس سامان کا معیار کیا ہے، معیاری سامان لینے کے بعد پھر کھانا پکا کر قیدیوں کو دیتے ہیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ معیار جیل کا عملہ چیک کرتا ہے یا اس کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی کوئی ٹیم آتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس میں جیل کا میڈیکل ڈاکٹر جو MO ہوتا ہے، سپرنٹنڈنٹ جیل، سٹور کیپر اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کی ایک کمیٹی ہوتی ہے۔ یہ کمیٹی روزانہ گوشت وغیرہ کا معیار چیک کرتی ہے۔ جیل کا ڈاکٹر جو میڈیکل آفیسر ہوتا ہے وہ اس بورڈ کا ممبر ہوتا ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: میرے سوال کا یہ جواب نہیں ہے۔ میں نے پوچھا ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے نمائندے ای ڈی او (ہیلتھ)، ڈی ایچ او وغیرہ چیک کرتے ہیں یا جیل کا عملہ ہی چیک کرتا ہے؟

جناب سپیکر: MO جیل کے عملے میں شامل نہیں ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! پندرہ دن میں ایک دفعہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ہر جیل میں آتا ہے۔ وہ بھی کچن، سٹور اور لنگر خانے کا وزٹ کرتے ہیں۔ مہینے میں دو بار ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج آتے ہیں اور دونوں بار وزٹ کرتے ہیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کے جواب میں ہے کہ جیل ہذا کا سالانہ آڈٹ برائے سال 08-2007 اور 09-2008 ابھی تک نہ ہوا ہے۔ کیا یہ معمول ہے کہ جیل کا دو دو سال تک کوئی آڈٹ نہیں ہوتا یا یہ سپیشل ساہیوال جیل کے لئے اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! آڈٹ کے دو طریقے ہیں ایک آڈٹ آڈیٹر جنرل پنجاب کرتا ہے، وہ باقاعدہ ہمیں شیڈول دیتا ہے، ہر جیل کا وزٹ کرتا ہے اور اس کا آڈٹ کرتا ہے۔ دوسرا آئی جی internal ہر سال آڈٹ کرتا ہے۔ internal اور external دو آڈٹ ہوتے ہیں اور دونوں شیڈول کے مطابق ہوتے ہیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: پھر یہ دو سال سے آڈٹ کیوں نہیں ہوا، اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! Internal آڈٹ ہر سال ہوتا ہے اور جو آڈیٹر جنرل کرتا ہے وہ باقاعدہ اپنا شیڈول بھیجتا ہے اور اس کے مطابق ہر جیل کا آڈٹ کرتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے جواب میں لکھا ہے کہ جیل ہذا کا سالانہ آڈٹ برائے سال 08-2007 اور 09-2008 ابھی تک نہ ہوا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بتایا کہ آئی جی باقاعدہ internal آڈٹ کرتا ہے اگر کوئی رہ گیا ہے تو اس کا آڈٹ ہو جائے گا۔ اگر انہیں کوئی complaint ہے تو یہ مجھے آکر چیمبر میں مل لیں میں اس جیل کا آڈٹ کروا لیتا ہوں اور انہیں ہم صحیح facts and figures بتا دیتے ہیں۔

MR. SPEAKER: Minister Sahib! Why should he come to your office?

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! جو آڈٹ ہوتا ہے وہ تو پنجاب کے آڈیٹر جنرل کرتے ہیں۔ ہم اپنے طور پر بھی کرتے ہیں اور ہم نے یہ اسی سال شروع کیا ہے کہ internal آڈٹ بھی ہونا چاہئے۔ اگر نہیں ہوا تو ہم کروائیں گے۔

جناب سپیکر: بھٹی صاحب! ان کی بات کرنے کا مقصد یہ ہے، انہوں نے آپ سے کوئی بات چھپائی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان سالوں کا آڈٹ ہو نہیں پایا اور وہ آڈیٹر جنرل نے کرنا ہوتا ہے وہ اپنی ٹیم بھیجتے ہیں۔

باقی جو اپنے طور پر کرتے ہیں وہ تو کرتے ہی ہیں۔ اصل چیک ان پر آڈیٹر جنرل کا ہے، آڈیٹر جنرل کو انہیں ٹائم دینا چاہئے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: سوال کے جواب میں وزیر صاحب نے پہلے تو کہا کہ آئی جی آڈٹ کریں گے پھر انہوں نے کہا آڈیٹر جنرل کرے گا۔ انہوں نے ایک ہی جواب میں دو مختلف باتیں کی ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ تو وہ اپنے طور پر کرتے ہیں اور آئی جی اپنے طور پر کرتے ہیں۔ اصل آڈٹ آڈیٹر جنرل کرتا ہے۔

جناب احمد حسین ڈیہر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب احمد حسین ڈیہر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آج کل ایک پالیسی بن رہی ہے جس میں بڑے شہروں میں دو دو جیلیں بن رہی ہیں۔ پہلے ایک موجود ہے اب نئی جیلیں بن رہی ہیں۔ میری request یہ ہے کہ پالیسی ایک بنائی جائے کیونکہ بڑے شہروں میں چھوٹے شہروں سے پچاس پچاس، ساٹھ ساٹھ کلومیٹر قیدیوں کو لے آتے ہیں اور بڑے شہروں میں دو جیلیں بنانے کی بجائے ان چھوٹے ضلعوں میں جیلیں بنائی جائیں تاکہ جیلوں کا مسئلہ بھی حل ہو اور وہ قیدی بھی وہیں پر سارے serve ہوں۔ میں آخری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب سے موجودہ آئی جی صاحب آئے ہیں تو قیدیوں کے حالات میں بہت بہتری آئی ہے۔ ہم لوگ تعریف نہیں کرتے اور ہم لوگ ہمیشہ شکایت کرتے ہیں اس لئے ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، یہ نہ تو سوال بنتا ہے اور نہ ہی ضمنی سوال بنتا ہے جب نیا بجٹ بنے گا تو اس میں آپ یہ تجاویز دیں تو پھر اس کو incorporate کریں گے۔ جی، اگلا سوال بھی سردار خالد سلیم بھٹی صاحب آپ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 4911 ہے۔

جناب سپیکر: پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

سردار خالد سلیم بھٹی: جی، پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سنٹرل جیل ساہیوال کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*4911: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال کا کل رقبہ کتنا ہے کتنے پر جیل کی عمارت ہے اور کتنا رقبہ زرعی مقاصد کے لئے استعمال ہوتا ہے؟

(ب) یہ جیل کتنے کمروں اور بیرکس پر مشتمل ہے؟

(ج) اس میں کتنے قیدی / حوالاتی گنجائش سے زیادہ ہیں؟

(د) گنجائش سے زیادہ قیدی / حوالاتیوں کی وجہ سے جیل انتظامیہ کو کن کن مشکلات کا سامنا ہے؟

(ہ) حکومت اس جیل کی عمارت میں توسیع کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال کے کل رقبہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام جگہ	مرلے	کنال	ایکڑ
1	جیل عمارت	00	00	55
2	زرعی رقبہ	04	03	17
3	ہائی سکیورٹی جیل	00	00	98
4	جیل سٹاف کالونی	00	00	60
5	جیل سٹاف ٹریننگ کالج	05	05	39
6	گورنمنٹ سرٹیفائیڈ سکول	00	00	10
7	ساہیوال میڈیکل کالج	00	00	50
	کل رقبہ	09	00	330

(ب)

1	سنٹر سیکشن بیرکس	8عدد	کمرے24
2	سی پی وارڈز	5عدد	سیل94
3	وارڈ نمبر2,4,6	3عدد	سیل92
4	حفاظتی بلاک وارڈز	3عدد	سیل72
5	سکیورٹی وارڈA-B	2عدد	سیل12
6	ہسپتال وارڈ	2عدد	سیل13
7	لنگر اسیران	1عدد	کمرے4

8	ڈی سیکشن بیرکس	6عدد	کمرے17
9	بیرک9۔نیو ملاحظہ	1عدد	کمرہ1
10	خواتین وارڈز	3عدد	سیل2

(ج)

کل گنتی:	4013
گنجائش:	1565
گنجائش سے زائد:	2448

(د) بیرک میں اسیران کے لئے سونے کی گنجائش انتہائی کم ہے جس کی وجہ سے انتظامی اور حفظان صحت کے مسائل کا سامنا ہے۔

(ہ) نئی بیرکس کے لئے ADP سکیم 10-2009 کے تحت حکومت نے احسن اقدامات کئے ہیں۔ ملاقات شیڈ، انتظار گاہ، 400عدد دیلٹرینس / غسل خانوں کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے اور ہائی سکیورٹی جیل میں 1000 اسیران کے رکھنے کی گنجائش ہوگی، بھی زیر تعمیر ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(الف) جواب نمبر 2 میں انہوں نے زرعی رقبہ 17 ایکڑ بتایا ہے تو یہ ذرا 17 ایکڑ کی تفصیل بتادیں کہ اس میں جیل کا عملہ خود کاشت کرتا ہے اور جو چیز اس میں کاشت کی جاتی ہے، اس کی بچت بھی ہوتی ہے یا نقصان ہوتا ہے اور 17 ایکڑ زمین کسی کو ٹھیکہ پر دی ہے تو کس شرح سے دی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس جیل کا کل رقبہ 330 ایکڑ ہے اور اس میں کچھ جیل کی 55building ایکڑ پر مشتمل ہیں، 17 ایکڑ زرعی رقبہ زیر کاشت ہے۔ اس کو ہمارا محکمہ جیل کاشت کرتا ہے اس میں گندم اور سبزیاں کاشت کی جاتی ہیں۔ اس کے بعد ہائی سکیورٹی جیل 98 ایکڑ پر تعمیر ہو رہی ہے اور اس کے علاوہ 50 ایکڑ رقبہ میڈیکل کالج ساہیوال کو دیا گیا ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! ساہیوال میڈیکل کالج کو جو رقبہ دیا ہے وہ کن شرائط پر دیا گیا ہے، قیمت میں بیچ دیا ہے یا لیز پر دیا ہے اور اس کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! کیونکہ یہ رقبہ حکومت پنجاب کا ہے۔

جناب شاہ رخ ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب جو کچھ بول رہے ہیں ہمیں کوئی سمجھ نہیں آ رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آرام سے بولئے گا اور ان کو سمجھائیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ رقبہ صوبائی حکومت کا تھا اور انہوں نے ایک نیک مقصد اور نیک کام کے لئے میڈیکل کالج ساہیوال کو donate کیا ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! یہ کب دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ کب دیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! بحکم حکومت پنجاب یہ رقبہ میڈیکل کالج کو ٹرانسفر ہو چکا ہے کیونکہ وہاں میڈیکل کالج کی ضرورت تھی، یہ ایک نیک مقصد کے لئے دیا گیا ہے اور اسی سال یہ رقبہ منتقل ہوا ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! سوال کے جواب جز (الف) میں ہائی سکیورٹی جیل کے لئے انہوں نے اس کا رقبہ 98 ایکڑ بتایا ہے، اس کے آخر میں لکھتے ہیں کہ ہائی سکیورٹی جیل میں ایک ہزار اسیران کے رکھنے کی گنجائش ہوگی اور ابھی زیر تعمیر ہے جس میں جیل بنی ہوئی ہے وہ 55 ایکڑ پر مشتمل ہے جس میں چار ہزار تیرہ قیدیوں کی گنجائش ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہائی سکیورٹی جیل میں کس قسم کے حوالاتی یا مجرم رکھے جاتے ہیں، 98 ایکڑ پر جو جیل بن رہی ہے تو کیا وہاں کوئی خاص قیدی رکھے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ہائی سکیورٹی جیل میں بمبار، خود کش، دہشتگرد اور تخریب کار اور جو بہت criminal mind کے لوگ رکھے جاتے ہیں، ان کے لئے ہائی سکیورٹی بیرک الگ بنائی جا رہی ہیں اور ان کے لئے عملہ بھی الگ کیا جا رہا ہے۔ مین گیٹ ایک ہوگا لیکن اندر کی بیرکیں ان کے لئے الگ کی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال خواجہ محمد اسلام صاحب کا ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! On his behalf. (معزز ممبر نے خواجہ محمد اسلام کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 4977 ہے اور اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد۔جیلوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4977: **خواجہ محمد اسلام:** کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد میں کتنی جیلیں ہیں؟

(ب) ہر جیل کا رقبہ کتنا ہے؟

(ج) ہر جیل کے پاس کتنی زرعی اراضی ہے؟

(د) ہر جیل میں تعینات سپرنٹنڈنٹ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ہ) مذکورہ کتنے آفیسرز کے خلاف انکوائریاں کس کس بناء پر چل رہی ہیں؟

(و) ان ملازمین کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں کے نمبر اور سال 09-2008 کے پٹرول / ڈیزل / مرمت کے اخراجات سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) فیصل آباد میں جیلوں کی تعداد درج ذیل ہے:۔

(1) سنٹرل جیل فیصل آباد

(2) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد

(3) بورسٹل جیل فیصل آباد

(ب)

(1) سنٹرل جیل فیصل آباد کا کل رقبہ 125 ایکڑ 4 کنال 5 مرلہ ہے۔

(2) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد کا کل رقبہ مع باغیچہ 39 ایکڑ ایک کنال پر محیط ہے۔

(3) بورسٹل جیل فیصل آباد کا کل رقبہ 50 ایکڑ 03 کنال 17 مرلہ ہے۔

(ج)

(1) سنٹرل جیل فیصل آباد پر 36 ایکڑ زرعی اراضی ہے۔

(2) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد کی کل زرعی اراضی 4 ایکڑ ہے۔

(3) بورسٹل جیل فیصل آباد کی زرعی اراضی 13 ایکڑ ہے۔

(د)

(1) سنٹرل جیل فیصل آباد

طارق محمود خان بابر	سپرنٹنڈنٹ جیل		گریڈ 19
اطہر جان	ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل (ایگزیکٹو)		گریڈ 17
مہر محمد اشرف	ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل (ڈویلپمنٹ)		گریڈ 17
محمد انصر	ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل (جوڈیشل)		گریڈ 17

2۔ بورسٹل جیل فیصل آباد

کامران انجم	سپرنٹنڈنٹ جیل	گریڈ 18
عطاء اللہ ناز	ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل (J&D)	گریڈ 17

3۔ ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد

رضا اللہ خان	سپرنٹنڈنٹ جیل	گریڈ 18
ریاض احمد خان	ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل (ایگزیکٹو)	گریڈ 17
اظہر پرویز خان	ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل (ڈویلپمنٹ)	گریڈ 17
میاں زاہد محمود	ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ (جوڈیشل)	گریڈ 17
مس فریحہ اشرف	لیڈی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل	گریڈ 17

(ہ) انکوائری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و)

(i) سنٹرل جیل فیصل آباد

سوزوکی بولان گاڑی نمبر FSD-249

سوزوکی بولان گاڑی نمبر FSD-6900

ایمبولینس گاڑی نمبر FDG-1049

ان کا پٹرول کا خرچہ برائے سال 09-2008 — 48648/-

مرمت کا خرچہ — 42350/-

(ii) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد

سوزوکی پک اپ بولان نمبر FSD-5900

سوزوکی ایمبولینس نمبر FDG-1050-08

مذکورہ گاڑیوں پر سال 09-2008 کے درمیان مبلغ -/37,000 کا پٹرول خرچ ہوا تھا اور عنوان بالا گاڑیوں پر سال 09-2008 کے درمیان مرمت وغیرہ پر کل رقم مبلغ -/46,485 روپے خرچ ہوئی تھی۔ جس میں ایک گاڑی میں سی این جی کٹ لگوائی تھی جس پر مبلغ

-/30,000روپے خرچ ہوئے تھے اور ان گاڑیوں کی مرمت پر مذکورہ سال کے دوران مبلغ -/16,485روپے خرچ ہوئے تھے۔

(iii) بورسٹل جیل فیصل آباد

سوزوکی بولان نمبرFSD-8810

پٹرول / سی این جی پر خرچہ۔ -/14743

مرمت پر خرچہ -/19,987

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ فیصل آباد کی جیل روڈ جس پر جیل واقع ہے وہ لاہور کی جیل روڈ جتنی اہم سڑک ہے اور فیصل آباد میں یونیورسٹی کے گیٹ سے لے کر بلال چوک تک جیل والوں نے گرین بیلٹ پر قبضہ کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے اس اہم شاہراہ کو انہوں نے مخدوش کیا ہوا ہے تو منسٹر صاحب سے میرا سوال یہ ہے کیا یہ اس گرین بیلٹ کو خالی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور جو اس پر یہ مزید تعمیرات کر رہے ہیں کیا یہ ان تعمیرات کو روکیں گے ؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ ان کا فریش سوال بنتا ہے اور ان کا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ یہ فریش سوال دے دیں اور اگر گرین بیلٹ پر قبضہ کیا ہوا ہے تو اس سلسلے میں جواب آجائے گا۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! 125ایکڑ پر یہ جیل ہے اور یہ زمین بھی ایگری کلچر یونیورسٹی کے ساتھ disputed ہے جس پر جیل بنی ہوئی ہے اب انہوں نے گرین بیلٹ پر بھی قبضہ کر لیا ہے اور اس گرین بیلٹ کے اندر مزید تعمیرات کر رہے ہیں۔ میری اطلاع کے مطابق ان تعمیرات کا نقشہ بھی ضلعی حکومت سے انہوں نے پاس نہیں کروایا۔ یہ ایک serious matter ہے اور violation of government rules ہے۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ آف پنجاب کو اس کا نوٹس لینا چاہئے، منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں، اس کی مکمل طور پر تحقیق کر لیں۔ گرین بیلٹ کو خراب نہیں ہونا چاہئے اور اگر گرین بیلٹ کو خراب کر رہے ہیں تو میرے خیال میں زیادتی ہو رہی ہے۔ وزیر صاحب یہ میرے اور آپ کے نوٹس میں آ گئی ہے، اس کی تحقیق کریں۔ جی!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ بات میرے نوٹس میں بھی آ گئی ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ رانا صاحب سے بات کر لوں گا۔ ہم بیٹھ کر مسئلہ حل کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب assurance دیں کہ اس serious matter کو وہ take up کریں گے اور اگر 125 ایکڑ زمین میں بھی ان کا گزارہ نہیں ہوتا کیونکہ شہر کے سنٹر میں یہ جیل ہے پھر تو معاملات ٹھیک ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ جا کر ان کے ساتھ میٹنگ کر لیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو انہوں نے جز (ج) میں جواب دیا ہے کہ 36 ایکڑ باغیچہ کے لئے زرعی اراضی موجود ہے ان کے پاس فری لیبر اور 36 ایکڑ زمین موجود ہے اور یہ ایگری کلچر زرعی یونیورسٹی کی زمین کے ساتھ بہترین زمین ہے۔ یہ اس پر سبزیاں اور پھل اگا سکتے ہیں، اس زمین کو انہوں نے کس طرح سے استعمال کیا اور اس سے انہوں نے کیا آمدن حاصل کی؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! انہوں نے جو ضمنی سوال کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس زرعی زمین پر ہم باقاعدہ قیدیوں کی خوراک کے لئے سبزیاں اور گندم کاشت کرتے ہیں اور کوئی بھی ناکارہ زمین خالی نہیں پڑی ہے۔

ملک محمد عباس راں: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ملک غلام عباس راں صاحب! جلدی کریں ٹائم ختم ہونے والا ہے۔

ملک محمد عباس راں: جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مذکورہ سال کے دوران خوراک کے بارے میں آج تک کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جو قیدی کھانے کھاتے ہیں شکایت تو انہوں نے کرنی ہے کہ کھانا صحیح ہے یا خراب ہے یا اس کی کیا quality ہے۔ اگر وہ شکایت کریں گے تو ان کو سپرنٹنڈنٹ جیل صاحب ٹک ٹکی پر لگا دیتے ہیں تو وہاں پر کھانے کی شکایت کون کرے گا اور جو میرا دوسرا سوال ہے کہ منسٹر صاحب نے جو جیل کے بارے میں بتایا ہے کہ وہاں پر صبح کو چائے دی جاتی ہے اور جس طرح کھانے کی انہوں نے تعریف کی ہے تو یقین

جاننے کہ میرا بھی دل کر رہا ہے کہ کچھ دن کے لئے آپ مجھے honorary طور پر جیل بھجوادیں تاکہ میں وہ کھانا check کر کے بتا سکوں۔(قہقہے)

جناب سپیکر: نہیں، آپ کو inspection کے لئے بھجوا سکتے ہیں۔

ملک محمد عباس راں: جی، بھجوادیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ inspection کے لئے جا سکتے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں انہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ یہ ضرور آئیں اور آ کر as a MPA visit کریں، ویسے بھی ممبر صوبائی اسمبلی کا استحقاق ہے کہ وہ جیل کا visit کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے ان کو کہہ دیا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ یہ آئیں اور جیل کا surprise visit کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اچانک دورہ کریں اور پھر اس ہاؤس میں رپورٹ دیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ وزیر صاحب اس طرف ہو کر بیٹھ جائیں تاکہ چٹ آرام سے آئے۔ درمیان میں سے جب اٹنڈنٹ آتا ہے تو ساروں کی attention divert ہوتی ہے۔ قریب بیٹھیں گے تو چِٹ جلدی جلدی آئے گی۔

جناب سپیکر: جی، وہ ان کا internal matter ہے میں کیا کر سکتا ہوں۔ اب اگلا سوال خواجہ اسلام صاحب کا ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: آپ نے دو سوال کر لئے ہیں اب On his behalf نہیں ہو سکتا۔ شکریہ۔ It is disposed of. اب انجینئر قمر الاسلام راجہ صاحب! جی سوال نمبر بولئے گا۔

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! On his behalf. سوال نمبر 5076 ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے خواجہ محمد اسلام کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: جی، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں قیدیوں کی تعداد، گنجائش سے زائد ہونے کی تفصیلات

*5076: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں قیدیوں کی تعداد گنجائش سے بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے قیدی اور جیل کا عملہ دونوں مشکلات کا شکار ہیں، کیا حکومت نے نئی جیلوں کی تعمیر یا پرانی جیلوں میں گنجائش بڑھانے کا کوئی منصوبہ بنایا ہے اور اس سلسلے میں اب تک کیا پیشرفت ہوئی ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

جی ہاں! اس وقت پنجاب کی جیلوں میں 143 فیصد اسیران گنجائش سے زائد مقید ہیں جس سے بیرک میں اسیران کے لئے سونے کی گنجائش انتہائی کم ہے جس کی وجہ سے انتظامی اور حفظان صحت کے مسائل کا سامنا ہے۔ ماسوائے مندرجہ ذیل جیلوں میں over crowding نہیں ہے۔

1۔ وومن جیل ملتان
2۔ بورسٹل جیل بہاولپور
3۔ بورسٹل جیل فیصل آباد

حکومت پنجاب نے نئی جیلوں کی تعمیر اور پرانی جیلوں میں گنجائش بڑھانے کا منصوبہ بنایا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

ترقیاتی سال10۔2009 میں 27 جیلوں میں 2572 اضافی ٹائلٹس کی تعمیر ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں20 بستروں پر مشتمل ہسپتال اور کچن کی تعمیر،48عدد ڈیتھ سیل کی تعمیر سنٹرل جیل لاہور میں 2 عدد بیرکس فی بیرک 60اسیران کی ڈسٹرکٹ جیل مظفر گڑھ میں زیر تعمیر ہیں اور قصور، شیخوپورہ جیلوں میں ڈیتھ سیلز کی تعمیر، علاوہ ازیں مندرجہ ذیل نئی جیلوں کی تعمیر کے بارے میں رپورٹ حسب ذیل ہے:۔

1۔ ڈسٹرکٹ جیل، حافظ آباد (زیر تعمیر)
2۔ ہائی سکیورٹی جیل ساہیوال (زیر تعمیر)
3۔ ڈسٹرکٹ جیل خانیوال (زیر تعمیر)
4۔ ڈسٹرکٹ جیل لودھراں (زیر تعمیر)
5۔ ہائی سکیورٹی جیل میانوالی (زیر تعمیر)

6۔ نیو ڈسٹرکٹ جیل راجن پور (زیر تعمیر)
7۔ ڈسٹرکٹ جیل نارووال (زیر تعمیر)
8۔ ڈسٹرکٹ جیل اوکاڑہ (زیر تعمیر)
9۔ ڈسٹرکٹ جیل لیہ (زیر تعمیر)
10۔ ڈسٹرکٹ جیل پاکپتن (زیر تعمیر)
11۔ ڈسٹرکٹ جیل بھکر (زیر تعمیر)
12۔ ہائی سکیورٹی بیرک، سنٹرل جیل لاہور (تعمیر مکمل ہو چکی ہے)
13۔ ہائی سکیورٹی بیرک، سنٹرل جیل راولپنڈی (زیر تعمیر)
14۔ سب جیل چکوال (پرائیویٹ لینڈ ایکوائر کی جا رہی ہے)

مذکورہ ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے بعد تقریباً 11500 اسیران کی اضافی گنجائش پیدا ہو جائے گی جس سے over crowding کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! اس کا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت ضلع ننکانہ صاحب کے لئے بھی کوئی نئی جیل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں تو کیا sub jail بنانے کا کوئی پروگرام بن سکتا ہے؟

جناب سپیکر: اس سے متعلقہ آپ کا کیا سوال ہے؟

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! اس میں نئی جیلیں بنانے اور over crowding کا ذکر نہیں ہے۔ ننکانہ صاحب کے قیدیوں کو روزانہ ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ سے ڈسٹرکٹ کورٹ ننکانہ صاحب میں لایا جاتا ہے اور وہاں تقریباً ایک ہزار پندرہ سو کے قریب ننکانہ صاحب کے قیدی موجود ہیں۔ ان کو ہر روز تاریخوں کے لئے ڈسٹرکٹ کورٹ ننکانہ صاحب کافی دشواری میں لایا جاتا ہے پھر اسی حساب سے وہ واپس چلے جاتے ہیں ادھر ابھی تک حکومت نے کوئی پروگرام بنایا ہے نہ کوئی اس طرح کا سلسلہ شروع ہوا ہے لیکن یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ چند ایک نئی ڈسٹرکٹ جیل زیر تعمیر ہیں تو سوال یہ ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب میں بھی ڈسٹرکٹ جیل بنانے کا ارادہ ہے اور اگر نہیں تو sub jail کی facility provide کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! آبادی بڑھ چکی ہے، آبادی زیادہ ہو گئی ہے۔ چودہ جیلیں پنجاب میں نئی تعمیر ہو رہی ہیں اور ننکانہ کے لئے ہم جگہ تلاش کر رہے ہیں۔ یہ جگہ کی نشاندہی کر دیں اور جگہ میں ہمارے ساتھ معاونت کریں تو بہت جلد ننکانہ میں بھی جیل بن جائے گی۔

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! ننکانہ صاحب میں پنجاب حکومت کا کافی رقبہ موجود ہے اگر وزیر جیل خانہ جات مناسب سمجھیں گے تو میں ان کو تجویز کر دوں گا۔ وہاں پر یہ اپنا سروے کروائیں۔ یہ ایک انتہائی ضروری اقدام ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں پاکپتن جیل کے بارے میں بات کرنے کی اجازت چاہوں گا۔ یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ زیر تعمیر ہے۔ میں اپنے بھائی کی توجہ یہاں پر مبذول کروانا چاہوں گا کہ یہ گزشتہ چھ سالوں سے زیر تعمیر ہے اور اپنے ٹائم پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے اس کی cost بڑھ گئی ہے بلکہ جو میری انفارمیشن ہے اس کے مطابق ٹھیکیدار ایڈوانس پیسے لے کر جا چکا ہے۔ کام نامکمل ہونے کی وجہ سے ہماری حکومت کو اور ہماری عوام کے پیسے کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ایک تو نامکمل ہونے کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کو تکالیف ہیں دوسری طرف ہمارے حکومتی خزانے کو نقصان پہنچ رہا ہے کیونکہ اس کی cost بڑھ رہی ہے۔ میں اپنے بھائی سے پوچھنا چاہوں گا کہ ڈسٹرکٹ جیل پاکپتن کب تک مکمل ہو جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں اس کی کیا پوزیشن ہے، کہاں تک پہنچ چکی ہے اور کتنے فیصد کام ہو گیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! کام جاری ہے اس کے لئے فنڈز بھی آ چکے ہیں اور انشاء اللہ بہت جلد یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ مجھے کوئی date دے دیں۔ یہ تو گزشتہ چھ سالوں سے زیر تعمیر ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! تاریخ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے دینی ہے، ایکسیئن نے دینی ہے اس میں ہمارے محکمے کا کوئی عمل دخل نہیں ہے، اس میں جیل والوں نے کچھ نہیں کرنا ہوتا۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: .No supplementary question اس میں بہت ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ تیسرا اُدھر سے آگیا ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بس اتنا پوچھ دیں کہ یہ اسی مالی سال میں مکمل ہو جائے گی، کیا سارے فنڈز آ گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! فنڈز تو آ گئے ہیں۔ میں نے پہلے کہا ہے کہ یہ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے۔ یہ میرے پاس آ جائیں بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے بات کر لیتے ہیں۔ وہ بتا دیں گے کہ کتنا ٹائم لیتے ہیں time limit اس کے مطابق میں انہیں بتا سکتا ہوں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): یہ آپ کا ڈیپارٹمنٹ ہے، آپ نے بتانا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کام کو expedite کروائیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! تعمیر کرنا یا نہ کرنا بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے۔ جیل ڈیپارٹمنٹ کا کام نہیں ہے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! وہ تو مکمل ہو گئے ہیں۔ آپ زیادتی کر رہے ہیں، کر لیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ جیل ڈیپارٹمنٹ نے جواب میں لکھا ہے کہ پنجاب کے اندر 48 عدد ڈیتھ سیلز کی تعمیر۔۔۔ جواب سے یہی ظاہر ہو رہا ہے کہ جاری ہے، کیا یہ جو 48 عدد ڈیتھ سیلز ہیں ان کے تناسب سے باقی facilities بھی زیر تعمیر ہیں اور کیا صرف maximum ڈیتھ سیلز ہی تعمیر کرنے ہیں یا باقی facilities بھی زیر تعمیر ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کا سوال ہاؤس نے سُن لیا ہے۔ میں ہاؤس سے پوچھ لیتا ہوں کہ آپ کا سوال بنتا ہے یا نہیں؟

معزز ممبران: یہ سوال نہیں بنتا۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): میں دوبارہ بول دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، اب رہنے دیں آپ کی مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال انجینئر قمرالاسلام راجہ صاحب کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتے It is disposed of. اگلا سوال محترمہ مائزہ حمید صاحبہ کا ہے۔

محترمہ غزالہ سعد رفیق: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 5459 ہے۔ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون ممبر نے محترمہ مائزہ حمید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

فشجناب سپیکر: جی، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں قیدی بچوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5459: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں کل کتنے بچے قیدی ہیں؟

(ب) کیا متعلقہ انتظامیہ ان بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے، اگر ہاں تو ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) اس وقت ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں 14 بچے بند ہیں، جن کی عمریں 18 سال سے کم ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں مذکورہ بچوں کے لئے تعلیم و تربیت کا بندوبست کیا ہوا ہے اور انہیں جیل میں دینی و دنیوی تعلیم باقاعدگی سے دی جا رہی ہے نیز ان بچوں کو دوسرے اسیران سے بھی علیٰحدہ رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی!

محترمہ غزالہ سعد رفیق: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں یہ لکھا ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں مذکورہ بچوں کے لئے تعلیم و تربیت کا بندوبست کیا ہوا ہے اور انہیں جیل میں دینی و دنیوی تعلیم باقاعدگی سے دی جا رہی ہے تو میں اس سلسلے میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا باقاعدہ وہاں پر ٹیچرز رکھے جاتے ہیں، ان کو اس بارے میں معلوم ہے یا جیل سپرنٹنڈنٹ ان کو پڑھاتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، بچوں کو جو تعلیم دی جاتی ہے اس بارے میں بتائیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر !اس وقت رحیم یار خان ڈسٹرکٹ جیل میں تقریباً14 بچے ہیں۔ مذہبی ٹیچر ان کو تعلیم دیتے ہیں ان کے لئے کلاس رومز ہیں، ان کے لئے کتابیں ہیں، ان کے لئے یونیفارم اور شوز ہیں۔ ہر سہولت موجود ہے کیونکہ حکومت پنجاب کی education priority ہے۔ جیل میں ہم نے ان کی اصلاح کرنی ہے۔ ہم نے انہیں جرم سے نفرت کے لئے درس دینا ہے۔ ہمارے بچوں کے لئے تمام تر اقدامات وہاں موجود ہیں اور بچے تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو رہے ہیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ بہت دیر سے کھڑے ہوئے ہیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ رحیم یار خان میں 14 بچے کون سے جرائم میں بند ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): یہ fresh question بنتا ہے لیکن میں بتا دیتا ہوں کہ جو بچے قید ہو جاتے ہیں ان کے لئے پنجاب میں دو جیلیں ہیں ایک بورسٹل جیل بہاولپور میں ہے اور ایک بورسٹل جیل فیصل آباد میں ہے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں نے ان کے جرم کے بارے میں پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ fresh question دیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! شیخ صاحب بہت دیر سے کھڑے ہیں۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ ان بچوں کی جو future life ہے اس کے لئے جیلوں میں کیا ہو رہا ہے؟ جب یہ یہاں سے نکلیں گے ان کے لئے یہ وہاں پر کوئی بندوبست کر رہے ہیں کیونکہ ان بچوں کا یا ایسے قیدی جو بار بار جیلوں میں آ رہے ہیں، میں نے اسی floor پر کئی دفعہ کہا ہے کہ ان کا follow up بھی ہونا چاہئے کہ ان کو کون جرائم کروا کر یہاں بھیج رہا ہے۔ کیا محکمہ جیل خانہ جات ان بچوں کے لئے کوئی ایسا کام کر رہا ہے جس سے یہ main streamline

of the life میں آئیں اور عزت کی زندگی گزاریں اور اگر محکمہ کچھ اقدامات کر رہا ہے تو وہ کس کس سیکٹر میں کر رہا ہے، وہ یہاں سے جب باہر نکلیں گے تو وہ کیا کریں گے یا پھر ہر دو مہینے بعد واپس آئیں گے ؟

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی): یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! وزیر صاحب کو بتادیں کہ سوال بنتا ہے یا نہیں تو میں ان سے مذہبی امور کے سوال پوچھ لیتا ہوں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب والا! شیخ صاحب کا سوال تو fresh بنتا ہے لیکن میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان بچوں کو ہم تعلیم دے رہے ہیں اور انہیں skilled کر رہے ہیں، ہنر مند بنا رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! مذہبی تعلیم تو یہ بہت زیادہ دے رہے ہیں، سارے ہی مولوی بنا کر بھیج رہے ہیں۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ ان کے لئے روٹی روزگار کا کوئی بندوبست کر رہے ہیں یا کوئی ایسا کام کر رہے ہیں جس سے وہ باہر آکر باعزت روزگار کما سکیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب والا! ہم انہیں skilled کر رہے ہیں۔ انہیں کمپیوٹر کی تعلیم دے رہے ہیں، انہیں ٹیلرنگ سکھا رہے ہیں، ہم انہیں پڑھا رہے ہیں، انہیں درس دے رہے ہیں اور ہمارا باقاعدہ ایک لیکچرار جاتا ہے اس کے علاوہ سائیکالوجسٹ جاتا ہے جو ان بچوں کو درس دیتا ہے کہ آپ نے سوسائٹی میں positive role ادا کرنا ہے اور باہر جا کر اپنے والدین کی خدمت کرنی ہے قوم اور ملک کی بھی خدمت کرنی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! ایسا بالکل نہیں ہو رہا۔ یہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ ہم پڑھا رہے ہیں اور درس دے رہے ہیں۔ میں درس کی بات نہیں کر رہا، میں ان کی روٹی روزگار کی بات کر رہا ہوں اور ان کو کوئی ٹیکنیکل کام سکھایا جا رہا ہے یا نہیں ؟

جناب سپیکر: یہ تو انہوں نے بتا دیا ہے اب آپ اور کیا پوچھنا چاہتے ہیں ؟

شیخ علاؤالدین: جناب والا! آپ ان کے جواب سے مطمئن ہیں؟ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان بچوں کا follow up ہونا چاہئے اور ان کو mainstream of the life میں لانے کے لئے باعزت روزگار کی بات کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ان کو ہنر مند بنا رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: کس چیز میں ہنر مند بنا رہے ہیں، جیب کاٹنے میں؟ میں یہی تو پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، اب اس پر ٹائم نہ ضائع کیا جائے، پلیز چھوڑیں۔ اگلا سوال طاہر نوید صاحب!

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر اب ضمنی سوال نہیں ہوگا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! بچے تو ایک جیسے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: طاہر نوید صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب وسیم قادر صاحب!

جناب اللہ رکھا: جناب والا! On his behalf سوال نمبر 5776 (معزز ممبر نے جناب وسیم قادر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب اللہ رکھا: جی، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

پنجاب کی جیلوں میں قیدیوں کے ہیپاٹائٹس، ایڈز کے ٹیسٹ کروانے کی تفصیلات

*5776: جناب وسیم قادر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت پنجاب کی تمام جیلوں میں موجود قیدیوں کے ہیپاٹائٹس، ایڈز اور دوسرے ضروری میڈیکل ٹیسٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

حکومت پنجاب کی تمام جیلوں میں موجود تمام قیدیوں (44757) کے ہیپاٹائٹس، ایڈز اور ٹی بی کے امراض کے میڈیکل ٹیسٹ محکمہ صحت پنجاب کے تعاون سے کروا چکی ہے۔ میڈیکل رپورٹس کے مطابق ان بیماریوں میں مبتلا پائے جانے والے قیدیوں کی تفصیل اس طرح ہے:-

HIVایڈز	255
HBV	1979
HCV	5223
TB	483

تمام قیدیوں کے HIB کی ویکسین کر دی گئی ہے۔ محکمہ صحت پنجاب کے تعاون سے ان بیماریوں میں مبتلا قیدیوں کا علاج معالجہ باقی Specialized Test کرنے کے بعد کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب اللہ رکھا: اس سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ محکمہ صحت پنجاب کے تعاون سے ان بیماریوں میں مبتلا قیدیوں کا علاج معالجہ specialized tests کرنے کے بعد کیا جا رہا ہے۔ میرا اس میں سوال یہ ہے کہ کیا specialized test مکمل ہو گئے ہیں، ان کے موجودہ status سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس جیل میں تین طرح کے بیمار حوالاتی قیدی موجود ہیں۔ ایڈز کے مریض بھی اس میں شامل ہیں، ٹی بی کے مریض بھی ہیں اور اس کے علاوہ ہیپاٹائٹس کے مریض بھی شامل ہیں۔ ان کا باقاعدہ PCR کروایا جاتا ہے، ان کے مختلف ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں اور میڈیکل آفیسر اگر سمجھے تو پھر وہ باہر سے فزیشن کو یا سرجن کو یا پورے بورڈ کو بلاتا ہے اور ان کی ہدایت کے مطابق ان کا علاج معالجہ کروایا جاتا ہے اور اگر ان کا جیل میں علاج نہ ہو سکے تو پھر انہیں وہاں کے DHQ میں refer کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی۔۔۔

جناب اللہ رکھا: جناب والا! میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوا۔ اس میں وزیر موصوف نے جو بات کی ہے کہ ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ جن لوگوں کو یہ مرض ہے اس کے بعد ایک specialized test کیا جاتا ہے اس کی تو vaccination ہو گئی ہے انہوں نے کر دی ہے لیکن اس کے بعد بھی ایک specialized test کیا جاتا ہے کہ آیا وہ ٹیسٹ مکمل ہو گئے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ ان کے specialized tests مکمل ہو گئے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): تقریباً مکمل ہو گئے ہیں اور ان کا علاج معالجہ بھی ہو رہا ہے۔

جناب اللہ رکھا: جناب والا! چھ مہینے پہلے بھی ان کا جواب یہی تھا اور آج بھی یہی ہے۔ موجودہ صورتحال کی تفصیل بتا دیں کہ کتنے لوگوں کے ٹیسٹ ہو گئے ہیں اور کتنے لوگوں کے رہ گئے ہیں اس کی مجھے figures بتا دیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب والا!اس کی تفصیل کے لئے یہ نیا سوال دے دیں کہ کتنے مریض اس جیل میں ہیں تو ہم جواب دے دیں گے۔

جناب سپیکر: چلو ٹھیک ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے اور جو کچھ مجھے محکمہ نے بتایا ہے اس کے مطابق تمام ٹیسٹ مکمل ہو چکے ہیں اور ان کا علاج معالجہ بھی ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال۔

جناب اللہ رکھا: On his behalf Question No. 5777. جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب وسیم قادر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں گائنی آپریشن کی سہولیات فراہم کرنے کی تفصیلات

*5777: جناب وسیم قادر: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا پنجاب کی تمام جیلوں کے ہسپتالوں میں گائنی کے آپریشن کرنے کی سہولیات موجود ہیں؟

(ب) کیا حکومت صوبہ کی تمام جیلوں میں گائنی آپریشن کے لئے لیڈی ڈاکٹرز کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) پنجاب کی کسی جیل کے ہسپتال پر گائنی کے آپریشن کی سہولت موجود نہ ہے۔

(ب) محکمہ جیل خانہ جات نے گائناکالوجسٹ کی پوسٹ کی منظوری کے لئے حکومت پنجاب کو مراسلہ نمبر 16814 مورخہ 2010-03-24 ارسال کیا ہے تاکہ جیلوں میں موجود خواتین اسیران کا علاج معالجہ کیا جا سکے۔ البتہ گائنی کے آپریشن کے لئے خواتین اسیران کو جیل کے باہر DHQ ہسپتال قواعد و قانون کے مطابق منتقل کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب اللہ رکھا: جناب! جواب کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ محکمہ جیل خانہ جات نے گائناکالوجسٹ کی پوسٹ کی منظوری کے لئے حکومت پنجاب کو مراسلہ نمبر 16814 مورخہ 2010-03-24 ارسال کیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا اس کی منظوری ہو چکی ہے یا نہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب والا! اس کی ابھی approval ہونی ہے اور ہم اس کو pursue کر رہے ہیں اور جو خاتون اس مرض میں مبتلا ہیں ان کے لئے ہم DHQ سے گائناکالوجسٹ لیڈی ڈاکٹر منگوا لیتے ہیں اور وہ لیڈی ڈاکٹر ہفتہ میں چار بار آ کر visit کرتی ہیں۔

جناب اللہ رکھا: جناب والا! اس کی منظوری کے لئے اور کتنے سال چاہئیں؟ یہ چھ مہینے پہلے کی بات ہے۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف اس کو pursue کریں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب والا! میں ان کا ضمنی سوال سمجھا نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ اس کی منظوری کو ابھی اس میں کتنا عرصہ اور لگے گا۔ چھ مہینے پہلے ہی گزر چکے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): میرے خیال میں ایک دو ماہ میں لیڈی ڈاکٹر تعینات ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اگلا سوال چوہدری طاہر محمود ہندلی صاحب کا ہے۔

محترمہ دیبا مرزا: On his behalf Question No. 5904. (معزز خاتون ممبر نے چوہدری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ دیبا مرزا: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں قیدیوں کی اموات و دیگر تفصیلات

*5904: چوہدری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں سال 09-2008 کے دوران کتنے قیدیوں کی طبعی موت ہوئی؟

(ب) سال2009 کے دوران ہلاک ہونے والے قیدی کن کن امراض میں مبتلا تھے نیز ان کے علاج پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جیل میں قیدیوں کو مفت ادویات فراہم نہیں کی جاتیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں سال09-2008 کے دوران12 قیدیوں کی طبعی موت ہوئی۔

(ب) سال 2009 کے دوران ہلاک ہونے والے 8 قیدی عارضہ قلب میں مبتلا تھے اور ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ہلاک ہوئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ولدیت	وجہ موت	تاریخ موت
1	الیاس ولد غلام رسول	ہارٹ اٹیک	27-03-2009
2	بشیر ولد فیض احمد	ہارٹ اٹیک	12-04-2009
3	عارف ولد بوٹا	ہارٹ اٹیک	02-06-2009
4	محمد اسلم ولد شکر دین	ہارٹ اٹیک	30-06-2009
5	فریاد ولد اشرف	ہارٹ اٹیک	07-07-2009
6	جعفر ولد شوکت	ہارٹ اٹیک	11-07-2009
7	محمد شاہد ولد نذیر	ہارٹ اٹیک	09-08-2009
8	سکندر ولد نذیر	ہارٹ اٹیک	10-09-2009

نیز ان سب کا علاج معالجہ سرکاری خرچ پر ہوا۔

(ج) یہ درست نہ ہے تمام اسیران کو جیل میں مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ دیبا مرزا: جناب والا! اسی سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ جیل میں قیدیوں کو مفت ادویات فراہم نہیں کی جاتیں؟ جواب میں کہا گیا ہے کہ یہ درست نہ ہے تمام اسیران کو جیل میں مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے اور میری اطلاع کے مطابق ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں اسیران کو مفت ادویات فراہم نہیں کی جاتیں، کیا وزیر موصوف اس کی وضاحت کریں گے کہ اس کی وجوہات کیا ہیں، میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ جو محکمے کی طرف سے جواب دیا گیا ہے یہ درست نہیں ہے اور وہاں پر مفت ادویات فراہم نہیں کی جاتیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ہر جیل میں میڈیکل آفیسر ہوتے ہیں اور تمام قیدیوں اور حوالاتیوں کو ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ اگر کوئی دوائی سٹور میں موجود نہ ہو تو سپرنٹنڈنٹ جیل کو یہ اختیار ہے کہ وہ ایمرجنسی طور پر باہر سے دوائی خرید سکتا ہے۔

جناب سپیکر: بات سنیں۔ انہوں نے particular خاص جگہ کی بات کی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب والا! میں سیالکوٹ کے متعلق بات کر رہا ہوں کہ وہاں پر بھی ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ معلوم کر لیں اور اس کے متعلق آپ اس ایوان میں رپورٹ دیں گے۔ جو شکایت انہوں نے یہاں پر کی ہے کہ ان کی اطلاع کے مطابق آپ کی رپورٹ غلط ہے۔ اس کا جواب آپ اس House میں آکر دیں گے اور اس کے لئے ہم آپ کو اگلے جمعہ تک کے لئے مہلت دیتے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): ٹھیک ہے۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب والا! محکمہ نے جو جواب دیا ہے وہ غلط ہے۔

جناب سپیکر: وہ جب ثابت ہو گا تو پھر ۔۔۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب والا! اس کی انکوائری کروالی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وہ کروائیں گے اور کرواکر اس ایوان کو بتائیں گے۔

محترمہ دیبا مرزا: شکریہ

محترمہ غزالہ سعد رفیق: جناب والا! میں کوٹ لکھپت جیل کے حوالے سے آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ اگلے ہفتے ہم 60 ہزار روپے کی ادویات لے کر نجی طور پر جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا فرمایا ہے؟

محترمہ غزالہ سعد رفیق: جناب والا! کچھ ہماری فرینڈز ہیں انہوں نے پچھلے ہفتے کوٹ لکھپت جیل کا دورہ کیا تھا کچھ ضروریات زندگی کی چیزیں وہاں پر جو قیدی خواتین ہیں ان کو وہ provide کر کے آئی ہیں۔ اب وہاں سے ادویات کے لئے demand آئی ہے کہ کچھ ادویات چاہئیں جو کہ Zaka Pharmacy سے خرید لی گئی ہیں اور 60 ہزار روپے کی وہ ادویات ہیں۔ منگل کا شاید پروگرام بنا ہے اس میں انہوں نے مجھے بھی request کی ہے کہ آپ چلیں اور یہ ادویات ہم ان کو دے کر آتی ہیں۔ پچھلے ہفتے میں کیمپ جیل

میں بھی گئی تھیں اور ہم کچھ چیزیں وہاں پر بھی دے کر آئی ہیں۔اب یہ ادویات والی بات انہوں نے کی ہے کہ چونکہ وہاں ادویات مفت دی جاتی ہیں اور علاج مفت کیا جاتا ہے تو اس سلسلے میں پھر وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ کبھی جیلوں کے دورے پر گئے ہیں اور کیا انہوں نے ان چیزوں کو چیک کیا ہے؟ باہر کے لوگ humanity basis پر دے رہے ہیں، کوئی جا رہا ہے کہ ہم کسی کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے یہ نہیں کہا کہ گورنمنٹ دے رہی ہے بلکہ انہوں نے کہا ہے کہ ادویات مفت دی جاتی ہیں، ان میں این جی اوز بھی آتی ہیں۔

محترمہ غزالہ سعد رفیق: میں یہ clear کرنا چاہ رہی ہوں کہ وزیر موصوف ہاؤس کو یہ fence clear کر دیں کہ کوئی بھی دے سکتا ہے یا گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ دے؟

جناب سپیکر: جی، دے سکتے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے جیلوں کا وزٹ کیا ہے وہاں خصوصی لنگر خانے جہاں کھانا پکتا ہے پھر ہسپتال / ڈسپنسری جہاں ڈاکٹر بیٹھتے ہیں اور میڈیکل سٹور کا بھی وزٹ کیا ہے وہاں ہر دوائی موجود ہے، ان کا رجسٹر مکمل ہے اور میں نے ہر مریض سے، ہر قیدی سے اور ہر حوالاتی سے پوچھا کہ کیا آپ کو کوئی دوائی باہر سے منگوانا پڑتی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہمیں جیل کے ہسپتال سے مفت ادویات مل رہی ہیں۔اگر کوئی donate کرنا چاہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔جی، محترمہ!

ڈاکٹر فائزہ اصغر: جناب سپیکر! فیصل آباد کی بورسٹل انسٹیٹیوشن میں پچھلے دو سالوں یا پچھلے سال میں 18 سال سے کم عمر کے چار ایسے قیدی تھے جنہیں ہیپاٹائٹس (سی) تھا لیکن EDO ہیلتھ یا کسی اور کی طرف سے یہ rule پہلے ہی جاری کیا گیا ہے کہ جو قیدی 18 سال سے کم عمر کا ہو گا اس کا علاج نہیں کروایا جائے گا۔میں نے بارہا ہیلتھ منسٹر صاحب کو یہ درخواست بھیجی تھی کہ اگر 18 سال سے کم عمر کے قیدی کو ہیپاٹائٹس (سی) ہے تو اس کا علاج کیوں نہیں کروایا جائے گا جبکہ 18 سال سے زیادہ عمر کے قیدیوں کا علاج کروایا جاتا ہے۔اگر آپ ابھی بھی وہاں جا کر دیکھیں گے تو آپ کو وہاں جیل میں بچے ملیں گے جن کو ہیپاٹائٹس (سی) ہے لیکن ان کا علاج نہیں کروایا جا رہا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ بورسٹل جیل فیصل آباد کی بات کر رہی ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے پچھلے ہفتے بورسٹل جیل فیصل آباد کا visit کیا ہے میں ان کی بیرکس میں بھی گیا ہوں۔ ہم نے انہیں بیڈ دیئے ہوئے ہیں، انہیں سامان رکھنے کے لئے الماری دی ہوئی ہے۔ میں ان کے کلاس روم میں گیا ہوں، ان کے پلے گراؤنڈ میں گیا ہوں، ہسپتال میں صرف دو مریض داخل تھے اور وہ بھی اس مرض میں مبتلا نہیں تھے۔ اگر کوئی ایسی بات ہے تو میری بہن مجھے بتادیں تو ہم باہر سے کوئی سینئر ڈاکٹر منگوا کر ان کے ٹیسٹ بھی کروا لیتے ہیں اور پھر ان کا علاج معالجہ بھی شروع کروا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے بورسٹل جیل فیصل آباد کی نشاندہی کر دی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں اسی کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ چیک کروائیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): میں نے پچھلے ہفتے خود وہاں visit کیا ہے اور میں نے فرداً فرداً ہر بچے سے ان کی مشکلات معلوم کی ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی چودھری طاہر محمود ہندلی صاحب کا ہے۔

جناب پرویز رفیق: On his behalf سوال نمبر 5905 ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال 2009، سیالکوٹ جیلوں میں ہنگاموں کی تفصیلات

*5905: چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2009 سے آج تک سیالکوٹ کی جیلوں میں کتنے ہنگامے ہوئے ہیں، ان کی وجہ سے ان میں جانی و سرکاری املاک کو کتنا نقصان ہوا ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) حکومت نے اب تک ان ہنگاموں کو روکنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) یکم جنوری 2009 سے آج تک ڈسٹرکٹ جیل، سیالکوٹ میں کوئی ہنگامہ نہ ہوا ہے اور نہ کوئی جانی و سرکاری املاک کو نقصان پہنچا ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں 2009 سے آج تک کوئی ہنگامہ نہ ہوا ہے۔ تاہم ہنگاموں کو روکنے کے لئے حکومت پنجاب نے بہت سے اقدامات کئے ہیں، جس میں سٹاف کی نفری بڑھائی گئی ہے۔ اس طرح صفائی کے لئے سینٹری ورکرز بھرتی کئے گئے ہیں نیز (Scanning Machines) تلاشی وغیرہ کرنے کے لئے لگائی گئی ہیں۔ ملاقاتوں کا انتظام اچھا کیا گیا ہے نیز اسیران کے جائز مطالبات سپرنٹنڈنٹ جیل موقع پر حل کرا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحبان جیل پر اچانک وزٹ کر رہے ہیں اور پکوائی کے انتظام و دیگر مسائل حل کر رہے ہیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ یکم جنوری 2009 سے آج تک ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں کوئی ہنگامہ ہوا ہے اور نہ ہی کوئی جانی اور سرکاری املاک کو نقصان پہنچا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کی درستی کر دوں کہ جنوری 2009 میں ایک مسیحی لڑکا جسے ایک ایسے کیس میں پکڑا گیا جو میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کے لئے قابل مذمت ہے گو اس نے کیا نہیں تھا۔ وہ لڑکا دو دن جیل میں رہا ہے اور خودکشی کا ڈرامہ رچا کر اسے قتل کر دیا گیا لیکن محکمے نے جواب دیا ہے کہ کوئی جانی و سرکاری املاک کو نقصان نہیں ہوا۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر جیل میں کوئی خودکشی ہوتی ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اگر جیل میں کوئی خودکشی کرتا ہے یا طبعی موت مرتا ہے تو سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کو لکھتا ہے کہ فلاں بندہ expire ہو گیا ہے تو وہ باقاعدہ جوڈیشل انکوائری کراتے ہیں، سول جج یا مجسٹریٹ جیل میں آ کر انکوائری hold کرتے ہیں۔ اس وقت تک سیالکوٹ جیل میں کوئی ایسا ہنگامہ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: وہ فانس مسیح کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ خودکشی کا بہانا بنا دیا گیا۔ آپ اس بارے میں بتائیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ باقاعدہ جوڈیشل انکوائری ہوتی ہے، اس کا پوسٹ مارٹم کرایا جاتا ہے cause of death معلوم کی جاتی ہے کہ آیا اس کی death weapon سے ہوئی ہے، خودکشی سے ہوئی ہے، کسی نے گلا دبایا ہے یا اس نے کوئی چیز inhale کی ہے۔ پوسٹ مارٹم کے بعد باقاعدہ جوڈیشل انکوائری ہوتی ہے اس کے بعد فیصلہ ہوتا ہے۔ انہوں نے جس بندے کا ذکر کیا ہے اس کا باقاعدہ پوسٹ مارٹم ہوا ہے اور ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اس نے خودکشی کی ہے۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کے جواب سے اس لئے مطمئن نہیں ہوں کہ میں نے یہ بھی سوال کیا تھا کہ فرض کریں اگر medically یہ بھی approve ہو گیا کہ اس نے خودکشی کی ہے تو Who has provided instruments or tools اسے رسہ کس نے دیا؟ بتاتے ہیں کہ اس نے اپنے آپ کو لوہے کی کسی چیز سے باندھ کر لٹکا لیا۔ ہم موقع پر پہنچے اور اس وقت وہاں پر موجود ڈی پی او سیالکوٹ نے معائنہ کروایا، میڈیکلی یہ prove ہو گیا کہ اس پر torture ہوا ہے اور اس کے بدن پر کافی زخم تھے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دس زخم دیکھے تھے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ۔ اس کی جوڈیشیل انکوائری ہوئی ہے؟

جناب پرویز رفیق: جوڈیشیل انکوائری چل رہی ہے۔

جناب سپیکر: under process ہے؟

جناب پرویز رفیق: جی under process ہے۔

جناب سپیکر: پھر میرے خیال میں ابھی اس پر بحث نہ کریں۔

جناب پرویز رفیق: میں اس پر بحث نہیں کر رہا بلکہ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: رپورٹ آئے گی تو پھر بات کرنا۔

جناب پرویز رفیق: میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر بندے نے خود بھی کیا ہو لیکن ایک mishap ہوا ہے انہوں نے کوئی action لیا ہے؟

جناب سپیکر: جب انکوائری رپورٹ کسی کو guilty قرار دے گی تو پھر ہی اس کے خلاف کوئی action لیا جائے گا۔ اس سے پہلے تو کچھ نہیں کیا جا سکتا۔

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! پنجاب کی مختلف جیلوں میں قیدی سزا کاٹ چکے ہیں لیکن جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں ان کو ابھی تک رہائی نہیں ملی۔ پنجاب حکومت کی طرف سے ان کے لئے امدادی سکیم ہوتی ہے جس میں جرمانہ ادا کیا جاتا ہے اور ان کو رہائی ملتی ہے۔وزیر موصوف بتائیں کہ ابھی تک اس سلسلے میں کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: کہاں کے قیدی؟

حاجی ذوالفقار علی: میں نے خاص طور پر بہاولپور میں پتا کیا ہے؟

جناب سپیکر: کون کون سے کیسز ہیں ان کے نام بتائیں۔ایسے تو نہیں؟

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! مختلف کیسز ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اپنی جنرل پالیسی بتادیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج مہینے میں دو بار visit کرتے ہیں جو miner جرائم کے لوگ ہوتے ہیں انہیں فوری طور پر رہا کر دیا جاتا ہے۔جو لاوارث ہیں ان کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اس مد میں تقریباً اڑھائی کروڑ روپے رکھے ہیں پھر ڈونرز بھی لاوارث قیدیوں کے لئے باقاعدہ donate کرتے ہیں اگر یہ نیا سوال کریں تو میں لسٹ دے سکتا ہوں کہ ہم نے 10-2009 میں ایسے کتنے قیدی رہا کئے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! جب ٹائم ختم ہو جاتا ہے پھر آپ اٹھتی ہیں، یہ تو ٹھیک نہیں ہے۔اگلا سوال چودھری محمد اسداللہ صاحب کا ہے۔

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! On his behalf (معزز ممبر نے چودھری محمد اسداللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: آپ نے پہلے On his behalf کتنے سوال کئے ہیں؟

جناب شاہجہان احمد بھٹی: چار سوال کئے ہیں۔جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 5948 ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد ڈسٹرکٹ جیل کی تعمیر کی تفصیلات

*5948: چوہدری محمد اسد اللہ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حافظ آباد میں ڈسٹرکٹ جیل کی تعمیر ہو رہی ہے؟

(ب) مذکورہ جیل کی تعمیر کا تخمینہ لاگت کیا ہے اور یہ کب تک مکمل کر لی جائے گی؟

(ج) مذکورہ جیل کی بلڈنگ کا رقبہ اور جیل کالونی کے لئے کتنی جگہ مختص کی گئی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع حافظ آباد میں ایک نئی جیل کی تعمیر ہو رہی ہے۔

(ب) اس کا تخمینہ مبلغ 1299.057 ملین ہے۔ فنڈز بروقت اور پورے مہیا کر دیئے جائیں تو یہ سال 12۔2011 میں مکمل ہو سکتی ہے۔ ہر سال جو فنڈز دیئے گئے اور جو خرچہ ہوا اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	الاٹمنٹ فنڈز	خرچہ مع فیصد
2006۔07	100.000(M)	57.888(M) 58فیصد
2007۔08	5.000(M)	2.931 (M) 59فیصد
2008۔09	40.000(M)	40.000(M) 100فیصد
2009۔10	115.000(M)	215.817(M) 17فیصد

(ج)

	ایکڑ	کنال	مرلے
جیل بلڈنگز	33	05	0
جیل کالونی	07	0	0
وارڈ لائنز، پریڈ گراونڈ، چلڈرن پارک	9	0	13
جیل باغیچہ	10	0	0
کل رقبہ جیل	59ایکڑ	5کنال	13مرلے

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جز(ب) میں انہوں نے جو گزشتہ چار سالوں کی لسٹ دی ہے اس میں جو فنڈز دیئے گئے ہیں ان کی ٹوٹل رقم 260 ملین روپے بنتی ہے لیکن ان کا خرچہ 315 ملین روپے بنتا ہے- وزیر صاحب ذرا اس کی وضاحت کر دیں-

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! مجھے سوال نمبر بتادیں کہ معزز ممبر کس سوال سے متعلق ضمنی سوال پوچھ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ سوال نمبر 5948 ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے ابھی جو ضمنی سوال پوچھا ہے وہ اس سوال سے related نہیں ہے، اگر یہ fresh question دے دیں تو اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! چار سالوں میں ان کو 260 ملین روپے کے فنڈز مہیا کئے گئے ہیں جبکہ ان کا خرچہ 300 ملین روپے سے زیادہ ہوا ہے۔ تو کیا ان کو extra/additional funds مہیا کئے گئے تھے یا پھر یہاں پر figures کی غلطی ہے؟ وزیر صاحب ذرا اس کی وضاحت کر دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس سوال کو آپ pending فرما دیں کیونکہ اس کا مکمل جواب موصول نہیں ہوا۔ آپ اس کو جمعہ تک یا اگلے اجلاس تک pending فرما دیں تاکہ اس کا مکمل جواب حاصل کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ سوال نمبر 5948 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سیمل کامران صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 6185 (معزز خاتون ممبر نے محترمہ سیمل کامران کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جی ہاں! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔ جیلوں میں ہیپاٹائٹس کے مریض قیدیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6185: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیمپ جیل لاہور اور کوٹ لکھپت جیل لاہور میں کتنے قیدی ہیپاٹائٹس کے مرض میں مبتلا ہیں؟

(ب) کیا حکومت جیلوں میں اس مرض کی روک تھام کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ابتدائی سکریننگ ٹیسٹ کے مطابق کیمپ جیل لاہور اور کوٹ لکھپت جیل لاہور میں 573 مریض ہیپاٹائٹس سی اور 182 مریض ہیپاٹائٹس بی میں مبتلا پائے گئے ہیں۔

(ب) ان قیدیوں کے علاج کے سلسلے میں مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

1۔ تمام قیدیوں کی ہیپاٹائٹس "بی" کی ویکسینیشن محکمہ ہیلتھ پنجاب کے تعاون سے ہو چکی ہے۔

2۔ مریضوں کی گروپ بندی کر کے پہلے گروپ کے PCR ٹیسٹ مفت کروا دیئے گئے ہیں۔

3۔ جن مریضوں کو PCR ٹیسٹ رپورٹ کے مطابق علاج کی ضرورت تھی ان کو انٹرفران انجکشن اور دیگر ادویات مفت فراہم کی جارہی ہیں۔

4۔ بیماری کے مزید پھیلنے سے روک تھام کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) نمبر 4 کے حوالے سے ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ "بیماری کے مزید پھیلنے سے روک تھام کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے جارہے ہیں" تو وہ کون سے اقدامات ہیں جو اٹھائے جارہے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ٹی بی کے مریضوں کو الگ رکھا جاتا ہے اور دوسرے امراض کے مریضوں کو الگ رکھا جاتا ہے۔ وہاں پر بیرک کی صفائی کا انتظام کیا گیا ہے۔ روزانہ ڈاکٹر کا visit ہوتا ہے۔ باہر سے ڈاکٹروں کی team بھی آکر ان مریضوں کا visit کرتی ہے۔ ان کے علاج معالجہ کے لئے میڈیکل آفیسر اور سپرنٹنڈنٹ جیل دن رات کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ سوال ہیپاٹائٹس کے بارے میں ہے جبکہ وزیر صاحب مجھے کچھ اور ہی جواب دے رہے ہیں۔ میڈیکل سے related جتنے بھی سوالات آج آئے ہیں، چاہے وہ گائنی سے متعلقہ تھے یا ہیپاٹائٹس سے related، ان سب کے انہوں نے بڑے ہی دلچسپ طریقے سے جوابات دیئے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جیل خانہ جات میں health پر قطعاً کوئی خاص توجہ نہیں دی جا رہی۔ اب ان کو یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ ہیپاٹائٹس کی کیا احتیاطی تدابیر ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ

مختلف امراض کے مریضوں کو مختلف وارڈوں میں رکھا جاتا ہے۔یہ درست جواب نہیں ہے۔میں وزیر صاحب سے کہوں گی کہ آپ مجھے اس کا جواب دوبارہ سے دیں کہ ہیپاٹائیٹس کی بیماری کے مزید پھیلنے سے روک تھام کے لئے کیا ضروری اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ان مریضوں کی vaccination کی جاتی ہے اور ہر مریض کا لیبارٹری سے PCR ٹیسٹ کروایا جاتا ہے۔لیبارٹری کے result کے بعد پھر ہم میڈیکل ٹیم منگواتے ہیں جو کہ اس بات کا تعین کرتی ہے کہ آیا اس کا علاج جیل کے اندر ممکن ہے یا پھر باہر کسی ہسپتال میں اس کو بھجوایا جائے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ تو انہوں نے جز(ب) کے نمبر3 پر لکھا ہوا جواب پڑھ دیا ہے۔یہ ہم نے بھی پڑھ لیا ہے کہ ان مریضوں کی اس طرح سے vaccination ہوتی ہے۔نمبر4 پر ہے کہ "اس بیماری کو مزید پھیلنے سے روکنے کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں" تو وہ کیا اقدامات ہیں؟ vaccination تو اس کی prevention ہے لیکن اس بیماری کے مزید پھیلنے سے روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! باقاعدہ جیل میں ڈاکٹر ہر بیمار قیدی یا حوالاتی کا معائنہ کرتا ہے۔اگر ڈاکٹر یہ سمجھے کہ جیل میں اس کا علاج ممکن نہیں ہے تو پھر باہر سے باقاعدہ ایک ٹیم منگوائی جاتی ہے۔قیدیوں کی صحت کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔انجکشن کے لئے نئی سرنج استعمال کی جاتی ہے۔ہر جیل میں صفائی کا مکمل انتظام موجود ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں بھی اسی سوال کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جلدی سے پوچھ لیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ ان مریضوں میں سے علاج کے بعد اب تک کتنے لوگ cure ہو چکے ہیں؟ دوسرا انہوں نے جواب کے جز(ب) نمبر 2 میں لکھا ہے کہ "جن مریضوں کو PCR ٹیسٹ رپورٹ کے مطابق علاج کی ضرورت تھی ان کو انٹرفران انجکشن اور دیگر ادویات مفت فراہم کی جا رہی ہیں" تو کیا اس سے پہلے جیل میں مریض قیدیوں کا مفت علاج نہیں ہوتا تھا ذرا اس کی وضاحت فرمادیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ اس کے لئے fresh question دے دیں۔ میں cure ہونے والے مریضوں کی تعداد محکمہ سے معلوم کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 6374۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

میاں نصیر احمد: جی، ہاں اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کی جیلوں میں قیدیوں کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے کا معاملہ

*6374: میاں نصیر احمد: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کی تمام جیلوں میں قیدیوں کا کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ مرتب کیا جاتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو تمام جیلوں میں کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ کے طریق کار کے متعلق مکمل وضاحت سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) اگر ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہیں کیا جا رہا تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے نیز حکومت تمام جیلوں میں ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) درحقیقت PMIS پنجاب پریزنز مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم پراجیکٹ محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی نے 05-2004 میں شروع کیا تھا لیکن software رپورٹ جنریٹ نہ کر سکا۔ سیکرٹری انفارمیشن ٹیکنالوجی نے وعدہ کیا ہے کہ software کو اپ ڈیٹ کرتے ہوئے جلد ہی آپریشن لائزڈ کیا جائے گا۔

(ب) Software کی درستی اور اپ گریڈیشن کے بعد تمام جیلوں سے سسٹم لاگو کر دیا جائے گا۔

(ج) حکومت کا مصمم ارادہ ہے کہ ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا جائے اور اس سلسلے میں ہوم ڈیپارٹمنٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ رابطے میں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ PIMS پنجاب پریزنز مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم پراجیکٹ 05-2004 میں شروع کیا گیا تھا لیکن software رپورٹ generate نہ کر سکا۔ اس کے بعد یہ پروگرام پانچ سال چلتا رہا۔ اب جواب آیا ہے کہ یہ پروگرام قابل عمل نہ ہو سکا۔ اس پروگرام کو شروع کرنے کے لئے 03-2002 کے اندر بھی ایک feasibility بنائی گئی تھی اور پھر اس پراجیکٹ کو 05-2004 میں شروع کیا گیا۔ تو اُس وقت 03-2002 میں اس کا کتنا بجٹ مختص کیا گیا تھا اور آج پانچ سال کے بعد اس کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ سابقہ حکومت کا پروگرام تھا لیکن ہماری حکومت کی بھی خواہش ہے کہ اس system کو جاری کریں۔ ابھی تک یہ معاملہ pending ہے۔ آپ اس کے لئے مجھے کچھ وقت دے دیں تاکہ میں محکمہ ہوم سے معلوم کر سکوں کہ یہ پراجیکٹ کس stage پر ہے۔

جناب سپیکر: جی، ہاں آپ ہوم ڈیپارٹمنٹ کو اس حوالے سے لکھیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس کے تینوں اجزاء میں بتایا گیا ہے کہ یہ پراجیکٹ ابھی تک چل رہا ہے، یہ معاملہ pending نہیں ہے۔ یہاں جواب میں لکھا ہوا ہے کہ software کو update کرتے ہوئے جلد ہی یہ system operational کر دیا جائے گا تو پھر pending کیا چیز ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! چونکہ ابھی کام مکمل نہیں ہوا، مجھے اس حوالے سے latest صورتحال معلوم کرنے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کرنا ہو گا۔

میاں نصیر احمد: چلیں، منسٹر صاحب اتنا فرما دیں کہ اس پراجیکٹ کو مکمل کرنے کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ اس کے لئے fresh question دے دیں۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! اگر اجازت دیں تو میں اسی سوال کے حوالے سے ایک نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ "درحقیقت PIMS پنجاب Prisons Information Management System پراجیکٹ محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی نے شروع کیا تھا۔" یہاں پر انگریزی کے کچھ الفاظ تو اردو میں لکھے ہوئے ہیں اور کچھ انگریزی میں ہی لکھے گئے ہیں یا تو انگریزی کے الفاظ انگریزی میں لکھے جائیں یا پھر اردو زبان استعمال کی جائے۔ منسٹر صاحب ذرا مجھے یہ الفاظ پڑھ دیں کیونکہ مجھے تو سمجھ نہیں آئی۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ "Prisons Information Management System" پراجیکٹ لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: شاباش۔ اگلا سوال محترمہ سیمل کامران صاحبہ کا ہے۔

جناب سپیکر: Next Question No. 6387 محترمہ سیمل کامران!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! On her behalf Question No. 6387 جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ سیمل کامران کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔ قیدی خواتین کے لئے لیڈی ڈاکٹرز اور ایل ایچ ویز کی تعیناتی

*6387: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور کی جیلوں میں قید خواتین کی تعداد کیا ہے؟

(ب) مذکورہ جیلوں میں ڈاکٹرز اور LHVs کی تعداد کیا ہے، مکمل تفصیل جیل وار بیان کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سنٹرل جیل لاہور میں لیڈی ڈاکٹر اور LHV کی پوسٹ عرصہ دراز سے خالی ہے، اگر ہاں تو کب سے اور کیوں نیز حکومت قیدی خواتین کو بہتر طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے، ڈاکٹرز اور LHV تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں خواتین وارڈ نہ ہے تاہم سنٹرل جیل لاہور میں 138 خواتین بند ہیں۔

(ب)

نام جیل	میڈیکل آفیسر کی کل تعداد		حاضر سروس میڈیکل آفیسر		LHV کی تعداد	حاضر سروس LHV
	مردانہ	زنانہ	مردانہ	زنانہ		
سنٹرل جیل لاہور	02	02	02	00	01	01
ڈسٹرکٹ جیل لاہور	02	00	02	00	00	00

(ج) سنٹرل جیل، لاہور پر لیڈی میڈیکل آفیسرز کی دو اسامیاں مورخہ 2006۔07۔17 کو منظور کی گئیں ان میں سے ایک اسامی تاریخ منظوری سے خالی پڑی ہے جبکہ دوسری اسامی پر گورنمنٹ پنجاب، ہوم ڈیپارٹمنٹ نے مورخہ 2007۔10۔10 کو لیڈی میڈیکل آفیسر تعینات کی جس نے مورخہ 08۔05۔24 کو استعفیٰ دے دیا۔ یہ پوسٹ بھی 08۔05۔24 سے خالی پڑی ہے۔ ان اسامیوں پر لیڈی میڈیکل آفیسر کی تعیناتی کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب، ہوم ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ چٹھی نمبری SO(Prs)2۔30/2005 مورخہ 09۔11۔26 کے ذریعے صوبہ پنجاب کے تمام ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسرز کو میڈیکل آفیسرز (مردانہ اور میڈیکل آفیسرز (زنانہ) کی بھرتی کا حکم دیا لیکن ابھی تک کسی بھی میڈیکل آفیسر کی تعیناتی نہ ہوئی ہے۔ تاہم عارضی طور پر جنرل ہسپتال سے وومن میڈیکل آفیسر جیل ہذا میں قید خواتین کے معائنہ کے لئے تشریف لاتی ہیں۔ تاہم سنٹرل جیل لاہور پر لیڈی میڈیکل آفیسر کے لئے رہائش گاہ تیار کر دی گئی ہے۔

سنٹرل جیل لاہور میں LHV کی ایک پوسٹ ہے جس پر LHV مورخہ 2009۔11۔18 سے تعینات ہے اس طرح وہاں پر کوئی پوسٹ خالی نہ ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! سنٹرل جیل لاہور اور ڈسٹرکٹ جیل لاہور کی بات ہو رہی ہے جو main جیلیں ہیں جہاں پر خواتین کو رکھا گیا ہے۔ انہوں نے جز (ب) میں کہا ہے کہ چار خواتین ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں۔ 2006 میں یہ اسامیاں منظور ہوئی تھیں، 2008 میں استعفیٰ ہو گیا اور 2009 کو انہوں نے چٹھی لکھی اور آج 2010 ہو گیا ہے لیکن کوئی ڈاکٹر appoint نہیں ہوئی۔ کل ہی یہاں پر بات ہو رہی تھی کہ خواتین ڈاکٹرز اتنی surplus ہیں کہ بہت زیادہ خواتین ڈاکٹرز بن رہی ہیں لیکن ان جیلوں میں کوئی لیڈی ڈاکٹر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، چنڑ صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ بات درست ہے کہ لیڈی ڈاکٹرز کی posts خالی پڑی ہیں ہم نے باقاعدہ اخبار میں اشتہار بھی دیا ہوا ہے اگر ان کے پاس کوئی لیڈی ڈاکٹرز موجود ہیں تو لے آئیں ہم ان کی appointment کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ کیا بات ہوئی کہ میں ڈاکٹر لے کر جاؤں اور یہ بھرتی کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں نے advertise کیا ہے اب کوئی آئے گا تو یہ اسے بھرتی کریں گے۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 6419۔

قیدیوں کی سزا کے قانون، تشدد سے متعلقہ تفصیلات

*6419: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں میں قیدیوں کو جو سزا دی جاتی ہے وہ کس قانون کے تحت دی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جیلوں میں قیدیوں پر تشدد کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جیل کے اندر ایک جیل ہوتی ہے اس کو 14 نمبر کہتے ہیں؟

(د) 14 نمبر جیل میں قیدی کو کس وجہ سے کس قانون کے تحت بند کیا جاتا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں میں اسیران کو سزا پاکستان پریزن رولز 235، 240، 583 اور 584 کے تحت دی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ جیلوں میں قیدیوں پر تشدد کیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ ہر جیل میں ایک جیل ہوتی ہے جسے 14 نمبر کہتے ہیں۔ درحقیقت جیل میں نظم وضبط برقرار رکھنے کے لئے جو اسیران جیل قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں انہیں Punishment Block میں الگ بند کیا جاتا ہے۔

(د) جیل میں اسیران کو قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر جیل رولز 235، 240، 583 اور 584 کے تحت Punishment Block میں بند کیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں لکھا ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ جیلوں میں قیدیوں پر تشدد کیا جاتا ہے۔ یہ تو ویسے ہی جھوٹ پر مبنی بات ہے کیونکہ جتنے بھی قیدی باہر نکلتے ہیں وہ سب

سے پہلے یہ شکایت کرتے ہیں ان کے ساتھ انتہائی تشدد بھی کیا جاتا ہے بلکہ وہاں پر جو مریض قیدی ہوتے ہیں جن کے لئے AC اور پنکھوں کا انتظام ہے وہاں مریض کی بجائے attendants سو رہے ہوتے ہیں تو براہ مہربانی یہ وضاحت کریں کہ اس کو check کرنے کا کوئی طریق کار ہے کہ قیدیوں کا بیان different ہوتا ہے جبکہ یہاں پر ان کا بیان different ہے ؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب! آپ کے جواب کے جز (ب) پر ذرا اعتراض ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ جیلوں میں قیدیوں پر تشدد کیا جاتا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! جیلوں میں پہلے والا concept ختم ہو گیا ہے مثلاً جیلر اور کوڑے وغیرہ۔ اب یہ اصلاح گھر ہیں اور اگر کوئی قیدی یا تخریب کار جیل میں کوئی تخریب کاری کرتا ہے جو Jail Manual کے تحت جیل سپرنٹنڈنٹ کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اسے کوٹھی میں بند کر دے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب Question Hour ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات
(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
اڈیالہ جیل میں خواتین قیدیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1485: **مسز ناظمہ جواد ہاشمی:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

اڈیالہ جیل میں کتنی خواتین قیدی ہیں، ان خواتین کے ساتھ کتنے بچے ہیں، ان بچوں کے لئے کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

جیل ہذا میں کل خواتین کی تعداد 152 ہے جن کی تفصیل اس طرح ہے:-

حوالاتی قیدی	سزائے موت
102	50

ان میں سے 11 قیدی خواتین کے ساتھ بچے ہیں جن کی تعداد 14 ہے۔

اڈیالہ میں بند خواتین اسیران کے ساتھ بچوں کو مندرجہ ذیل سہولتیں فراہم کی گئی ہیں:۔

1- نرسری کی تعلیم آڈیو وڈیو کی سہولت کے ساتھ۔

2- پانچ سے چھ سال کی عمر کے بچوں کے لئے جیل سٹاف کالونی میں واقع پرائمری سکول میں تعلیم حاصل کرنے کی سہولت۔

3- بچوں کی کتابیں، کاپیاں اور یونیفارم کی مفت سہولت۔

4- بچوں کے لئے کھیل کا میدان جھولے وغیرہ

5- چائلڈ سپیشلسٹ کا باقاعدگی سے معائنہ کرنا۔

6- موسم کے مطابق کپڑے، جوتے اور کھلونوں کی فراہمی۔

7۔ سپیشل خوراک بمطابق پریزن رولز (i)489 بچوں کو دی جاتی ہے کاپی رولز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اڈیالہ جیل میں سیاسی قیدیوں کی تعداد

*1486: مسز ناظمہ جواد ہاشمی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

2002 سے 2007 تک اڈیالہ جیل میں کتنے سیاسی قیدی رکھے گئے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

1۔آصف علی زرداری

2-سید یوسف رضا گیلانی

3-مخدوم جاوید ہاشمی

4-حاجی نواز کھوکھر

قصور کیمپ جیل کے آڈٹ کی تفصیلات

*1940: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کیمپ جیل قصور کا کبھی آڈٹ نہ کروایا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کیمپ جیل قصور کا آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع قصور میں کیمپ جیل نہ ہے بلکہ ڈسٹرکٹ جیل قصور ہے جس کا آڈٹ ہر سال باقاعدگی سے شیڈول کے مطابق ہوتا ہے اور آخری سالانہ تفصیلی آڈٹ مورخہ 08-04-08 کو ہوا ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل قصور کا سالانہ آڈٹ ہر سال باقاعدگی سے آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کے شیڈول کے مطابق ہوتا رہتا ہے۔

قصور 2007 سے رہا کئے گئے قیدیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1948: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیمپ جیل قصور سے سال 2007 کے دوران کتنے قیدی عیدالفطر پر رہا کئے گئے، رہا کئے گئے قیدیوں کی تعداد اور ان کے نام مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیمپ جیل قصور میں رہا کئے گئے سال 2007 کے دوران قیدیوں کا جرمانہ کس نے اور کتنا ادا کیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) 11 نفر قیدیان عیدالفطر پر رہا کئے گئے جن کے نام، ولدیت مندرجہ ذیل ہیں:-

1۔ غلام رسول ولد قاسم
2۔ غلام رسول ولد یوسف
3۔ عبدالستار ولد صفدر
4۔ عبدالرشید ولد مراد
5۔ عرفان ولد عنایت
6۔ نور خان ولد نور بہادر
7۔ رفیع اللہ ولد خدا محمد
8۔ عارف ولد سرور
9۔ راحیل احمد ولد احمد دین
10۔ جاوید ولد کرم الہیٰ
11۔ فاروق ولد غلام محمد

(ب) جرمانہ مبلغ-/33117روپے ادا کیا گیا۔ادا کرنے والوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:-

1۔ صغیر احمد نقی قصور

2۔ محمد یوسف پاک بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

3۔ ذوالفقار علی بگڑ ریلوے روڈ قصور

4۔ اماں نشاط بیگم ممبر ڈسٹرکٹ کونسل قصور

آئی جی جیل خانہ جات کے دفتر میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2194: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آئی جی جیل خانہ جات کے دفتر میں گریڈ 18، 19 اور 20 کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل گریڈ وار اور اسامی وار بتائیں؟

(ب) آئی جی اور ڈی آئی جی کی کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی ہیں؟

(ج) ان اسامیوں پر تعیناتی کے لئے تعلیمی قابلیت، گریڈ اور تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) ان میں سے کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ انکوائریاں چل رہی ہیں؟

(و) ان ملازمین کو سالانہ کتنی رقم تنخواہ اور ٹی اے/ڈی اے کی مد میں سال 07-2006 اور 08-2007 کے دوران ملی، تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(ز) ان ملازمین کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں کے نمبرز اور ماڈل کی تفصیل بتائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

2007-08-2006-07

گریڈ نمبر	تعداد اسامی
18	06
19	02
20	01

(ب)

آئی جی گریڈ20	01
ڈی آئی جی گریڈ19	02

(ج) مذکورہ افسران بطور سپرنٹنڈنٹ جیل بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن گریڈ17 میں جس کے لئے تعلیم ایم اے ہے بھرتی ہوئے۔ ان کی تعیناتی بطور آئی جی /ڈی آئی جی بذریعہ پروموشن کی جاتی ہے۔

(د)

2007۔08۔2006۔07

سرفراز احمد مفتی=آئی جی۔ گریڈ20۔ تعلیم بی اے۔ تجربہ34 سال سروس۔

میاں فاروق نذیر=آئی جی(ایڈیشنل چارج) گریڈ19(OPS) تعلیم ایم اے۔ تجربہ16 سال

عبدالستار عاجز=ڈی آئی جی(ہیڈکوارٹرز) گریڈ19 تعلیم ایم اے۔ تجربہ35 سال

میاں سالک جلال=ڈی آئی جی(انسپکشن) گریڈ18(OPS) تعلیم ایم اے ایل ایل بی تجربہ14 سال

(ہ)

میاں فاروق نذیر	=	آئی جی(ایڈیشنل چارج) یوسف کذاب کے قتل کے کیس میں ایک سال ترقی بند ہوئی۔
میاں سالک جلال	=	ڈی آئی جی(انسپکشن) سنٹرل جیل فیصل آباد۔ دو قیدیوں کے فراری کے کیس میں censure ہوئی۔

(و) سال2006۔07

تنخواہ اور ٹی اے کی تفصیل فلیگ(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال2007۔08

تنخواہ اور ٹی اے کی تفصیل فلیگ(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز)

2004Model -5557 -LRW I.G Prisons

2004Model -1647-LRZ DIG(Headquarter)

2004Model -1652-LRZ DIG(Inspection)

دفتر آئی جی جیل خانہ جات کی گاڑیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2195: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آئی جی جیل خانہ جات کے دفتر میں کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں، ان کے نمبرز اور ماڈل کی تفصیل بتائیں؟

(ب) اس دفتر کے سال 07۔2006 اور 08۔2007 کے سالانہ اخراجات کی تفصیل مد وار اور سال وار بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم اس دفتر کے یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی پر خرچ ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم اس دفتر کے ٹیلی فون بلز پر خرچ ہوئی اور سب سے زیادہ بل کن کن ٹیلیفون کا تھا اور یہ کس کے استعمال میں ہیں؟

(ہ) ان سالوں کے دوران کتنی رقم اس دفتر کی تزئین و آرائش پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم ان سالوں کے دوران اس دفتر کی گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول/ڈیزل پر خرچ ہوئی؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) تفصیل گاڑیاں برائے سال 08-2007، 07-2006 فلیگ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

1- سال 07-2006 کے سالانہ اخراجات کی تفصیل مد وار فلیگ (ب) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2- سال 08-2007 کے سالانہ اخراجات کی تفصیل مد وار فلیگ (پ) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 07-2006

بجلی -/4,99,915 روپے

سوئی گیس -/64,481 روپے

سال 08-2007

بجلی -/8,87,828 روپے

سوئی گیس -/56,133 روپے

(د) تفصیل ٹیلیفون بلز برائے سال 07-2006 فلیگ (ت) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تفصیل ٹیلی فون بلز برائے سال 08-2007 فلیگ (ٹ) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سب سے زیادہ خرچہ ٹیلیفون ایکسچینج کا ہے۔

(ہ) ان سالوں کے دوران دفتر ہذا کو اس مد میں کوئی بجٹ نہ دیا گیا ہے۔

(و) گاڑیوں کی مرمت کا خرچہ

سال 07-2006	-/3,61,920 روپے
سال 08-2007	-/2,64,845 روپے

پٹرول/ڈیزل کا خرچہ

سال 07-2006	-/673,160 روپے
سال 08-2007	-/599,005 روپے

کیمپ جیل لاہور میں قیدیوں کو ناقص کھانا دینے کی تفصیلات

*2463: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کیمپ جیل لاہور میں معقول فنڈ ہونے کے باوجود قیدیوں کو دیا جانے والا کھانا ناقص ہوتا ہے؟

(ب) کیمپ جیل لاہور میں قیدیوں کو دیئے جانے والے کھانے کا ہفتہ وار مینو کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ قیدیوں کو آویزاں شدہ مینو کے مطابق کھانا فراہم نہیں کیا جاتا؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ کیمپ جیل لاہور میں قیدیوں کو دیا جانے والا کھانا ناقص ہوتا ہے بلکہ انتہائی معیاری اور حفظان صحت کے اصولوں کے عین مطابق تیار کیا جاتا ہے اور کھانے کے متعلق آج تک اسیران نے کسی قسم کی کوئی شکایت نہ کی ہے۔ کیمپ جیل پر ہر روز کوئی نہ کوئی حکومتی

شخصیت، سرکاری افسران، معزز عدالتی افسران، این جی اوز مختلف طبقہ فکر کے زعماء تشریف لاتے ہیں۔صحافی برادری بھی ہمہ تن موجود رہتی ہے اور تمام کھانے کی تعریف کرتے ہیں۔

(ب) مینو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) قیدیوں کو وضع شدہ مینو کے مطابق کھانا فراہم کیا جاتا ہے جس میں کوئی کوتاہی یا غلطی کی گنجائش نہ ہے۔

کوٹ لکھپت جیل لاہور قیدی بچوں کی تعداد

*2801: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کوٹ لکھپت جیل لاہور قیدی بچوں کی کل تعداد کتنی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) سال2008 کے دوران متذکرہ جیل میں کل کتنے بچے لائے گئے، ان کو کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں، آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) کوٹ لکھپت جیل میں قیدی بچے مقید نہ ہیں۔

(ب) چونکہ جیل ہذا پر قیدی بچوں کی وارڈ موجود نہ ہے لہذا جیل ہذا پر کوئی قیدی بچہ نہ لایا گیا۔

کوٹ لکھپت جیل لاہور میں بیرکوں کی تعمیر کی تفصیلات

*2802: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کوٹ لکھپت جیل لاہور میں سال2007 اور2008 کے دوران کتنی نئی بیرکیں تعمیر کی گئیں؟

(ب) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران قیدیوں کی نئی بیرکوں پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) کوٹ لکھپت جیل لاہور میں سال2007 اور2008 میں کل کتنی خواتین قیدی عورتیں لائی گئیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) کوٹ لکھپت جیل پر دوران سال2007-08 ہائی سکیورٹی جیل تعمیر کی گئی۔

(ب) ہائی سکیورٹی جیل کی تعمیر پر مبلغ61.000 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) کوٹ لکھپت جیل میں سال2007 اور2008 میں کل1984 خواتین اسیران لائی گئیں۔

کیمپ جیل لاہور 2008 میں ہنگاموں کی صورتحال

*3265: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2008 میں کیمپ جیل لاہور میں کتنے ہنگامے ہوئے، ان میں کتنے قیدی و حوالاتی اور اہلکار زخمی ہوئے اور کتنی املاک کو نقصان ہوا؟

(ب) متذکرہ عرصے کے دوران ان ہنگاموں کی وجہ سے کن کن کے خلاف تادیبی کارروائی ہوئی اور کس کس کے خلاف تادیبی کارروائی زیر التواء ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) یکم جنوری 2008 میں کیمپ جیل لاہور میں نہ تو کوئی ہنگامہ ہوا اور نہ ہی کوئی اہلکار، قیدی و حوالاتی زخمی ہوئے۔

(ب) کوئی نہیں۔

پیرول اور پروبیشن پر رہنے والے قیدیوں کی تفصیلات

*3943: ڈاکٹر فائزہ اصغر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا پیرول اور پروبیشن پر قیدیوں کے معاملات کو ڈیل کرنے کے لئے کوئی علیٰحدہ ونگ محکمہ داخلہ میں موجود ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس ونگ میں سٹاف کی کل تعداد کیا ہے نیز ان کے عہدے، گریڈ اور عرصہ تعیناتی بیان کی جائے؟

(ج) پچھلے دو سالوں میں کتنے افراد پروبیشن اور پیرول پر رہے؟

(د) مذکورہ جز(ج) میں کتنے افراد ایسے تھے جن کی عمر 18 سال سے کم تھی؟

(ہ) جن افراد کا ذکر جز(ج) اور (د) میں کیا گیا ہے ان کے لئے کتنے فنڈز پچھلے دو سالوں میں مختص کئے گئے اور اخراجات کی تفصیل کیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کے ماتحت صوبائی سطح پر ایک ملحقہ ادارہ ڈائریکٹوریٹ آف ریکلیمیشن اینڈ پروبیشن کے نام سے کام کر رہا ہے۔

(ب) ڈائریکٹوریٹ آف ریکلیمیشن اینڈ پروبیشن پنجاب کے سٹاف کی تعداد اور تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کے ماتحت صوبائی سطح پر ایک ملحقہ ادارہ ڈائریکٹوریٹ آف ریکلیمیشن اینڈ پروبیشن کے نام سے کام کر رہا ہے جس کی زیر نگرانی پروبیشن اور پیرول پر رہا شدہ قیدی اپنا عرصہ پروبیشن /پیرول گزار رہے ہیں۔

1۔ جنوری 2007 سے دسمبر 2007 تک 02 قیدی پیرول پر رہا ہوئے اور 5450 پروبیشن پر ہیں۔

2۔ جنوری 2008 سے دسمبر 2008 تک 51 قیدی پیرول پر رہا ہوئے اور 5983 پروبیشن پر ہیں۔

(د)

1۔ سال 2007 میں شامل افراد جن کی عمر 18 سال سے کم تھی 12 افراد پروبیشن پر رہا ہوئے جبکہ پیرول پر کوئی رہا نہیں ہوا۔

2۔ سال 2008 میں شامل افراد جن کی عمر 18 سال سے کم تھی 37 افراد پروبیشن پر ہیں جبکہ پیرول پر کوئی رہا نہیں ہوا۔

(ہ) سال 08۔2007 میں ڈائریکٹوریٹ آف ریکلیمیشن اینڈ پروبیشن پنجاب کا سالانہ مختص شدہ بجٹ 29.88 ملین روپے تھا جس میں سے 29.78 خرچ ہوئے جبکہ سال 09۔2008 کا مختص شدہ بجٹ 35.89 ملین روپے تھا جس میں سے 35.61 ملین روپے خرچ ہوئے۔

صوبہ کے بورسٹل انسٹیٹیوشنز میں ووکیشنلز انسٹیٹیوٹ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3945: ڈاکٹر فائزہ اصغر: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ کے بورسٹل انسٹیٹیوشنز میں کل کتنے ووکیشنلز انسٹیٹیوٹ قائم ہیں اور ان میں تعینات ٹیچرز کی تعداد، نام، گریڈ اور جگہ تعیناتی سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

(ب) کتنی اسامیاں پر ہیں اور کتنی ابھی خالی ہیں اور کب سے، خالی اسامیوں کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) پچھلے دو مالی سالوں میں فی بچہ کے حساب سے بچوں کی ووکیشنل ٹریننگ اور تعلیم و تربیت پر جو خرچہ ہوا اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کتنے بچوں کو پچھلے دو سالوں میں ریکارڈ کے مطابق Tetanus,Hepatitis سے بچاؤ کی ادویات اور ٹیکہ جات لگائے گئے تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال میں واقع سرٹیفائیڈ سکول کو بند کر دیا گیا ہے اس کے بند کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور کیا حکومت اس انسٹیٹیوشن کو دوبارہ کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) بورسٹل جیل فیصل آباد:

بورسٹل جیل فیصل آباد میں ایک ووکیشنل انسٹیٹیوٹ ہے جس میں دو ٹیچرز تعینات ہیں۔
رفیع اللہ ٹیلر ماسٹر پے سکیل پانچ۔ خرم شہزاد بینڈ ماسٹر پے سکیل چار۔

بورسٹل جیل بہاولپور:

بورسٹل جیل بہاولپور میں بچوں کے لئے تین انسٹیٹیوشنز قائم ہیں جن میں بچوں کو درج ذیل تعلیم اور ہنر سکھایا جاتا ہے۔

1۔ تعلیم (رائج الوقت سرکاری نصاب)

2۔ دینی تعلیم 3۔ کمپیوٹر کی تعلیم 4۔ ووکیشنل / فنی تعلیم (ٹیلرنگ)

ٹیچرز کی تعداد 1 سکیل 12

ٹیچر برائے ٹیلرنگ 1	سکیل 5
ٹینٹ ماسٹر 1	سکیل 5
کارپینٹر ماسٹر 1	سکیل 5
لیدر ماسٹر 1	سکیل 5

(ب) بورسٹل جیل فیصل آباد:

بورسٹل جیل فیصل آباد پر کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

بورسٹل جیل بہاولپور:

ہیڈ ماسٹر 1	سکیل 12
ٹیچرز 4	سکیل 12

(ج) بورسٹل جیل فیصل آباد:

پچھلے دو سال سے بچوں کی ووکیشنل ٹریننگ پر سرکاری فنڈ سے ایک روپیہ بھی خرچ نہ ہوا ہے بلکہ سپرنٹنڈنٹ جیل کی دن رات کی کوششوں سے مخیر حضرات سے تقریباً آٹھ لاکھ روپے کا خرچہ قیدیوں کی تعلیم و تربیت و ووکیشنل ٹریننگ پر کروایا۔

(د) بورسٹل جیل فیصل آباد:

پچھلے دو سالوں میں 87 بچوں کو Tetanus سے بچاؤ کے ٹیکے لگائے گئے اور 85 بچوں کو Hepatitis-B کا مکمل کورس کروایا گیا۔

بورسٹل جیل بہاولپور:

بچوں کو مندرجہ ذیل تاریخوں میں ہیپاٹائٹس کے ٹیکے لگائے گئے۔

1۔ مورخہ 08-02-21 پہلی ڈوز (36 نفر)

2۔ مورخہ 08-03-23 دوسری ڈوز

3۔ مورخہ 08-08-21 تیسری ڈوز

4۔ مورخہ 09-08-03

1۔ مورخہ 09-08-03 پہلی ڈوز (50 نفر)

2۔ مورخہ 09-09-03 دوسری ڈوز (51 نفر)

3۔ ٹیٹنس کسی بچے کو لگانے کی ضرورت نہیں پڑی۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ ساہیوال میں سرٹیفائیڈ سکول کا کنٹرول ڈائریکٹر پیرول و پروبیشن کے پاس ہے۔

شیخوپورہ، قیدیوں پر تشدد و دیگر تفصیلات

*4643: **ملک محمد عامر ڈوگر:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ کے قیدیوں نے سپرنٹنڈنٹ کے ناروا سلوک کے خلاف متعدد بار احتجاج کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر قیدیوں کو جیل میں تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے، اگر اس سلسلہ میں کسی قیدی کی طرف سے احتجاج کیا جاتا ہے تو اسے مزید تشدد کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سپرنٹنڈنٹ ایک سیاسی شخصیت کے ایماء پر سیاسی مخالف قیدیوں پر تشدد کرواتا ہے؟

(د) کیا جیل حکام مذکورہ بالا صورتحال کے پیش نظر سپرنٹنڈنٹ کی انکوائری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ چودھری اصغر اعجاز کی بطور سپرنٹنڈنٹ تعیناتی سے لے کر آج تک اسیران نے اس کے رویے کے خلاف احتجاج نہیں کیا۔

(ب) یہ بھی درست نہ ہے کہ مذکورہ جیل میں کسی حوالاتی یا قیدی پر تشدد کیا جاتا ہے۔ بلکہ جیل انتظامیہ (نفرت جرم سے ہے انسان سے نہیں) کے ماٹو پر عمل پیرا ہے اور ہر ماہ دو مرتبہ جانب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحبان شیخوپورہ ننکانہ صاحب ہمراہ تمام جوڈیشل آفیسرز ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر اور ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جیل کا دورہ کرتے ہیں اس کے علاوہ آئی جی اور ڈی آئی جی صاحبان بھی دورہ کرتے ہیں۔ اگر کسی کو کوئی شکایت ہو تو مذکورہ بالا اعلیٰ افسران کو بتا سکتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ سپرنٹنڈنٹ جیل کا کسی بھی سیاسی شخصیت سے تعلق ہے اور قانون کے دائرے سے باہر کسی کا کوئی کام کرتا ہے۔

(د) کسی درخواست کی عدم موجودگی میں محکمہ داخلہ میں کوئی انکوائری زیر التواء / کارروائی نہ ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں بیرکس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4978: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں کتنی بیرکس اور سیل ہیں؟

(ب) اس جیل میں قیدیوں اور حوالاتیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) اس جیل میں قیدیوں / حوالاتیوں کی خوراک پر سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(د) یہ خوراک کسی ٹھیکیدار کے ذریعے فراہم کی جاتی ہے؟

(ہ) اس جیل میں قیدیوں کی خوراک کے بارے میں سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی شکایات موصول ہوئی ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں کل بیرکوں کی تعداد:14 عدد

ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں کل سیلوں کی تعداد:78 عدد

(ب) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں موجودہ قیدیان و حوالاتیان کی تعداد 1789 ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں سال 08-2007 میں اسیران کی خوراک پر -/2,85,59,908 روپے خرچ ہوئے۔

ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں سال 09-2008 میں اسیران کی خوراک پر -/4,86,52,931 روپے خرچ ہوئے۔

(د) تفصیل ٹھیکیداران بابت سال 08-2007

اس سلسلہ میں کوئی مخصوص ٹھیکیدار نہیں رہا۔ اشیاء خوردونوش کے لئے ہر سال ماہ مئی۔ جون میں اخبار اشتہار کے ذریعے ٹینڈرز طلب کئے جاتے ہیں اور کمیٹی کی سفارشات کے بعد لاٹ نمبر 1 کے ٹھیکے منظور کئے جاتے ہیں۔ سال 08-2007 میں مندرجہ ذیل فرموں / ٹھیکیداروں نے اشیاء خوردونوش کی سپلائی کے ٹھیکے حاصل کئے۔

1۔ میسرز ذوالفقار علی اینڈ سنز، ڈجکوٹ روڈ، فیصل آباد

2۔ میسرز راشد علی اینڈ اصغر علی، اکبری منڈی لاہور

3۔ میسرز شیخ فیض اللہ اینڈ کو، لالہ موسیٰ

4۔ میسرز صوبے دار خان سکنہ سالم سرگودھا

5۔ میسرز محمد افضال اینڈ برادرز ٹوبہ روڈ، جھنگ

6۔ میسرز رانا ریاض اینڈ کو، ساہیوال

7۔ میسرز انڈس انٹرپرائیز نعمت کالونی، فیصل آباد

8۔ میسرز نذیر اینڈ آئل ملز، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

تفصیل ٹھیکیداران / فرمز بابت سال 09-2008

1۔ میسرز مبارک علی کمیشن شاپ، غلہ منڈی فیصل آباد

2۔ میسرز انڈس انٹرپرائیز نعمت کالونی فیصل آباد

3۔ میسرز سلطان علی، سکنہ اکبر آباد فیصل آباد

4۔ میسرز شیخ فیض اللہ اینڈ کو، لالہ موسیٰ، گجرات

5۔ میسرز ذوالفقار علی اینڈ سنز،ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد
6۔ میسرز سنی ٹریڈرز،غلہ منڈی فیصل آباد
7۔ میسرز مدینہ فوڈ ملز،مکوانہ فیصل آباد
8۔ میسرز رب نواز خان اینڈ کو،نوری گیٹ سرگودھا
9۔ میسرز طاہر عمر انڈسٹریز،لاہور
10۔ میسرز گل برادرز،فسٹ فلور آدم خیل اینڈ سنز،شاہراہ اقبال کوئٹہ

(ہ) اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مذکورہ سالوں کے دوران خوراک کے بارے میں آج تک کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

سال2009،اڈیالہ جیل راولپنڈی کے قیدیوں کی تفصیلات

*5243:انجینئر قمر الاسلام راجہ:کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب کی جیلوں میں بند حوالاتیوں اور قیدیوں کو جیل سے باہر سرکاری ہسپتالوں میں داخل کروانے کا طریق کار کیا ہے اور اس سلسلے میں مجاز اتھارٹی کون ہے؟

(ب) سال2009 میں اڈیالہ جیل راولپنڈی سے کل کتنے قیدیوں اور حوالاتیوں کو کن کن امراض کی بناء پر کن کن ہسپتالوں میں کتنے کتنے عرصے کے لئے داخل رکھا گیا ان قیدیوں اور حوالاتیوں کے ناموں ان کے خلاف درج مقدمات کی دفعات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) بیمار قیدیوں اور حوالاتیوں کو میڈیکل آفیسر جیل اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر آئے ہوئے سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی ماہرانہ رائے اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کی تصدیق کے بعد جیل سے باہر منتقل کرنے کے لئے کیس باقاعدہ منظوری کے لئے انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات کی وساطت سے مجاز اتھارٹی ہوم سیکرٹری گورنمنٹ آف پنجاب لاہور کے پاس بھیج دیا جاتا ہے جہاں سے منظوری کے بعد بیمار حوالاتی یا قیدی کو جیل سے باہر منتقل کیا جاتا ہے۔تاہم ایمرجنسی کی صورت میں میڈیکل آفیسر جیل کی سفارش پر مریض کو سرکاری ہسپتال میں منتقل کرنے کے بعد Formal Sanction مجاز اتھارٹی سے درج بالا طریقہ کے مطابق لے لی جاتی ہے۔

کسی قیدی مریض کو علاج کے بعد واپس بھجوانے کا اختیار متعلقہ سرکاری ہسپتال کے سپیشلسٹ اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کا ہوتا ہے۔اس میں محکمہ جیل خانہ جات کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

(ب) سال2009 میں جو ملزمان سنٹرل جیل راولپنڈی سے سرکاری ہسپتالوں میں بھجوائے گئے تھے ان کے نام، ولدیت، بجرم، ہسپتال اور امراض کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں قید بچوں اور عورتوں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*5728:جناب طاہر نوید:کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ کی جیلوں میں اس وقت کل کتنے بچے اور عورتیں بند ہیں تفصیل جیل وار بتائیں؟

(ب) اس وقت کتنے بے گناہ بچے مجبوراً اپنی والدہ کے ساتھ کس کس جیل میں بغیر کسی قانون و جواز کے بند ہیں؟

(ج) اس وقت کتنی حاملہ خواتین کس کس جیل میں قید ہیں؟

(د) کیا کسی بے گناہ بچے اور گنہگار حاملہ خاتون کو جیل میں رکھا جا سکتا ہے اگر نہیں تو پھر ان کو کس قاعدہ کے تحت جیلوں میں رکھا ہوا ہے کیا حکومت ان کو فوراً Release کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) پنجاب کی جیلوں میں کل 657 عورتیں بند ہیں۔

1۔عورتیں بغیر بچوں کے	=562
2۔عورتیں بمعہ بچے	=95
کل تعداد	=657

ان میں 95 خواتین کے ساتھ 110 بچے بند ہیں جیل وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس وقت 110 بچے اپنی ماؤں کے ساتھ بند ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت 14 خواتین حاملہ پنجاب کی جیلوں میں بند ہیں تفصیل جیل وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بچوں کا کوئی جرم نہ ہے بلکہ ان کی مائیں جرم کی وجہ سے جیل میں بند ہیں جن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس طرح حاملہ خواتین بھی مختلف جرموں میں بند ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاقات لیتے ہیں لیکن اس سے پہلے شیخ علاؤالدین صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

پنجاب کے تمام مزارات اور حضرت علی ہجویریؒ کے مزار کی سکیورٹی بڑھانے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کل کراچی میں حضرت عبداللہ شاہ غازی کے مزار پر پھر دھماکہ ہوا ہے اور آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے آج سے آٹھ نو ماہ قبل اسی Floor پر پنجاب میں تمام مزارات اور خاص طور پر حضرت علی ہجویریؒ، داتا گنج بخشؒ کے مزار کے بارے میں یہ عرض کیا تھا کہ یہاں security reasons کی وجہ سے حکومت کو چاہئے کہ جس طرح ترکش حکومت نے حضرت ایوب انصاری کے مزار کا انتظام کیا ہوا ہے اسی طرح کا انتظام یہاں بھی کیا جائے ورنہ یہاں پر بھی حادثات ہوتے ہیں اور اتنے لوگ موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ آج ہی آپ کہیں کہ حکومت اس پر ابھی کمیٹی بنائے اور آج شام سے پہلے پہلے اس کا فیصلہ کر لیں کہ پنجاب کے سارے مزارات کو کس طرح law and order میں لیا جائے گا تاکہ بہت بڑے حادثات سے بچا جا سکے اگر ہم اس کو ignore کرتے چلے جائیں گے تو یہ معاملہ اسی طرح بگڑتا چلا جائے گا۔ آپ سے میری استدعا ہے کہ آپ اس میں personal interest لیں اور آج ہی فیصلہ کریں کیونکہ ہم نے ہر حال میں بزرگوں کے مزارات کا تقدس برقرار رکھنا ہے۔ کہیں کسی بزرگ نے نہیں کہا تھا کہ دھمالیں ڈالی جائیں اور کہیں کسی بزرگ نے یہ بھی نہیں کہا تھا کہ تعویذ دیئے جائیں۔ میں اس detail میں نہیں جانا چاہتا کہ وہاں پر جس قسم کے قبیح کام ہو رہے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جس طرح استنبول میں ترکش گورنمنٹ نے ایوب انصاری کے مزار کا انتظام کیا ہوا ہے اس کو سامنے رکھ کر اس پر فیصلہ کر دیں اور یہ فیصلہ آج ہی کر دیں ورنہ یہ معاملہ مذہبی طور پر بھی اور Law and Order کے حساب سے بھی انتہائی خطرناک ہے۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین صاحب نے جو point اٹھایا ہے یہ اتنا simple نہیں ہے کہ ان کے صرف point of order پر اس کو respond کیا جا سکے اس کے بارے میں اگر واقعی ان کی کوئی reservations یا کوئی تجاویز ہیں تو یہ طریق کار کے مطابق تحریری طور پر House میں لے آئیں تو میں اس پر ڈیپارٹمنٹ کا جواب بھی عرض کر دوں گا اور اس بارے میں House کی directions کو بھی follow کیا جائے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ریکارڈ نکال لیجئے اور آپ کو اختیار ہے آپ میری Adjournment Motion کو alive کر دیں اور اس بنیاد پر اس کا فیصلہ کر دیں۔ اس کی کمیٹی بنا دیں یا آپ اس کو پہلے سے موجود Religious Committee کو دے دیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! پہلے آپ کوئی چیز لکھ کر لائیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! 30۔ارب روپے کی contractors کو payment کا معاملہ تھا کہ گورنمنٹ کے issue کئے ہوئے cheques bounce ہو رہے تھے اور جو contractors defaults ہو رہے ہیں وہ جیلوں میں پڑے ہیں اور کچھ گھروں سے نکل کر چھپے ہوئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کا ایک cheque issue کرنے کا کیا اخلاقی جواز ہے جس کو انہوں نے honour نہیں کرنا۔ اس سوال کا جواب کل چودھری عبدالغفور کے ذمے لگا تھا اور انہوں نے آج Floor پر اس بات کا جواب دینا ہے۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے کل بھی بات کی تھی اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ انہیں خواب میں نزول ہوتا ہے یا یہ کہاں سے facts and figures لیتے ہیں۔ یہ بالکل بے بنیاد بات ہے اور اس میں کوئی سچائی نہیں ہے۔ میں نے کل ڈیپارٹمنٹ کو directions دے دی تھیں کیونکہ کل تنویر اشرف کائرہ، فنانس منسٹر موجود نہیں تھے وہ اس پر working کر رہے ہیں، انشاءاللہ Monday کو وہ actual and factual position کے بارے میں عرض کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے عرض کیا تھا کہ جو cheque bounce ہوتا ہے اس کے ساتھ ایک bank objection slip لگتی ہے۔ حکومت کو بدنام کرنا ان کا فرض ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا

ہے کہ جب کوئی cheque bounce ہوتا ہے اور کل آپ کی جگہ ڈپٹی سپیکر تشریف فرما تھے میں نے اسی Floor پر کہا تھا کہ اس کی bouncing slip لائی جائے تو یہ bouncing slip گورنمنٹ کو دے دیں اگر ایک cheque ایک کروڑ کا issue ہوا ہے اور بنک کے پاس شیڈول نہیں آیا تو وہ bounce ہو گا کوئی بات نہیں پھر کیا ہوا، شیڈول آئے گا تو اس کی payment ہو جائے گی لیکن جب میں نے یہ بات کی تھی تو ڈپٹی سپیکر صاحب نے یہ بات کہی تھی کہ ہاں جی، یہ لے آئیں۔ یہ کچھ لائیں تو سہی اور شکر ہے آپ مسکرا رہے ہیں ورنہ مجھے تو خطرہ ہوتا ہے کہ میں بات کروں گا تو کچھ اور نہ ہو جائے۔ حکومت کو شرمندہ کرنے کا بالکل ان کو حق ہے لیکن کوئی bouncing slip تو لے کر آئیں کہ default کہاں ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ ان دونوں کی باتیں سر آنکھوں پر لیکن میں خواب دیکھتی ہوں، جھوٹ بیان کرتی ہوں اور نہ ہی میں گورنمنٹ کو بدنام کرتی ہوں۔ میں اس عوام کی بات کر رہی ہوں جو اس سے affected ہیں۔ یہ بات City42 کے پروگرام میں contractors نے آکر commit کی تھی۔ انھوں نے ہائی کورٹ میں رٹ کی اور لاہور ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ تھا کہ پرسوں اس کی تاریخ expire ہو گئی کہ ایک ماہ کے اندر اندر ان contractors کو ادائیگی کی جائے۔ وہ contractors اب بھی موجود ہیں۔ وہ ٹی وی پروگرام اور اخبار بھی موجود ہیں۔ میرا کوئی رشتہ دار ان میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: انھوں نے کہہ دیا ہے کہ Monday کو وہ مکمل طور پر آپ کو بتا دیں گے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میرا بنیادی کام ہے کہ میں گورنمنٹ کو criticize کروں اور یہ میرا فرض بھی ہے [*******]

جناب سپیکر: میں ان الفاظ کو حذف کرتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! [*******]

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! [*******]

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 478 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔No cross talk آپ بیٹھیں۔ دونوں ممبران کے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ رانجھے کی ونجلی کی تان سن کر ہیر تو قربان ہو گئی تھی۔ آج ساری قوم بجلی کے بلوں پر قربان کی جا رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بسراء صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دونوں ہمارے معزز ممبران ہیں۔ ابھی جس گفتگو کا مظاہرہ ایوان میں کیا گیا ہے۔ پورا پنجاب بلکہ پورا پاکستان ہماری باتوں کو سن رہا ہے اور پوری دنیا میں یہ proceeding جا رہی ہے۔ میری بڑے ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ کل بھی یہ ہوا کہ ذاتی تنقید کچھ اس طرح کی جاتی ہے کہ ہم سیاستدان اس بات پر بدنام ہو رہے ہیں۔ بیوروکریٹ، فوج اور تمام ادارے ایک دوسرے کو protect کرتے ہیں اور ہم لوگ اپنے آپ کو خود بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں تو میڈیا ہمیں کہاں معاف کرے گا۔ میڈیا جو سنتا ہے وہ اسی کو project کرتا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ہم تمام لوگوں کو اپنی جماعتوں کے منشور کو آگے لے کر اپنے اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے۔ ڈاکٹر صاحبہ ہماری معزز بہن ہیں اور شیخ صاحب ہمارے بھائی ہیں۔ یہاں ہر اجلاس میں یہ ہوتا ہے کہ ہم اپنے ہی کپڑوں پر کیچڑ اچھالتے ہیں اور اپنے آپ کو ہی بے عزت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں بڑے ادب کے ساتھ گزارش کروں گا کہ ایسے ممبران جو ہاؤس کی کارروائی کے دوران ایک دوسرے کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کریں ان پر پابندی لگائی جائے اور پورے اجلاس کے لئے انھیں ہاؤس کے اندر نہیں آنے دینا چاہئے۔

جناب سپیکر! ابھی میں لابی میں بیٹھا تھا اور جو harsh الفاظ ہم نے سنے ہیں تو یقین مانئے گا کہ ہمارا سر شرم سے جھک گیا جب ہماری بہن ہمارے بھائی کے ساتھ یہ الفاظ استعمال کرے یا بھائی بہن کے ساتھ یہ الفاظ استعمال کرے تو میرے خیال میں ہمیں شرم سے ڈوب کر مر جانا چاہئے کہ ہم لوگ

باہر جا کر کسی کو کیا منہ دکھائیں گے۔ ہمیں تو پہلے ہی لوگ معاف نہیں کرتے اگر ہم ایک دوسرے کو گالیاں دینا شروع کر دیں گے تو میری جناب سے یہ گزارش ہے کہ یا تو یہ دونوں کھڑے ہو کر ایک دوسرے سے معافی مانگیں، پورے ہاؤس سے معافی مانگیں ورنہ ان دونوں کو ہاؤس سے باہر نکال دیا جائے۔

جناب سپیکر: میں تمام معزز ممبران کو warn کرتا ہوں کہ مہربانی فرمائیں، اس قسم کی آوازیں کسنا اور اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا یقیناً نازیبا ہیں۔ اگر مستقبل میں مجھے کوئی ایسا قدم اٹھانا پڑا، میں نہیں چاہتا کہ میں کوئی ایسا قدم اٹھاؤں لیکن مجبوراً مجھے ایسا قدم اٹھانا پڑا تو میں اٹھاؤں گا۔ شکریہ

شوگر ملوں کے مالکان کی جانب سے گنے کے کاشتکاروں کو بروقت ادائیگی نہ کرنا

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہوں گا کہ آج سے دو روز قبل sugar cane کی قیمتوں کی ادائیگی کے سلسلے میں یہاں پر کافی بات ہوئی تھی۔ بعض ممبران نے اپنا concern show کیا تھا۔ اس روز بھی بات ایسے ہی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر actual and factual figures کو سامنے رکھ کر بات کی جائے۔ اگر کسی کے پاس نہیں ہے تو وہ ان کو طلب کر لے اور اس پر بات کی جائے تو زیادہ بہتر انداز سے اس صوبے، عوام اور ہاؤس کی خدمت کی جا سکتی ہے۔ اس روز جو صورتحال تھی اس پر پھر یہاں بات ہوئی اور آپ نے یہ حکم فرمایا تھا کہ جن ملوں نے ادائیگی نہیں کی ان کے نام بھی یہاں پیش کئے جائیں اور جو کلی طور پر صورتحال ہے اس کے متعلق بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرے پاس تفصیلی رپورٹ موجود ہے۔ اس کے salient features میں عرض کر دیتا ہوں۔ Sugar Cess کی مد میں total recovery ہو چکی ہے۔ اس سال کی 78کروڑ 69لاکھ 79ہزار 4سو 42روپے کی کل رقم بنتی تھی۔ جس میں سے 77کروڑ 85ہزار 4سو 3روپے وصول ہو چکے ہیں اور معمولی سی رقم تین ملوں کے ذمہ بقایا ہے۔ ان کو اس بقایا کے برابر جرمانہ ڈال دیا گیا ہے۔ اس مہینے کے آخر تک ان سے recovery ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! payment to growers میں 97.2 فیصد ادائیگی ہو چکی ہے۔ اس میں جن ملوں نے سو فیصد ادائیگی کر دی ہے ان کی تعداد 21 ہے، 13 ملوں نے 95 فیصد سے زائد کی ہے، 7

نے90 فیصد سے زائد کی ہے،ایک نے 80 فیصد سے زائد کی ہے اور 3 ملوں نے 80 فیصد سے کم ادائیگی کی ہے۔یہاں خاص طور پر رمضان شوگر مل اور چودھری شوگر مل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ذکر ہوا تھا تو ان کی سو فیصد cess کی مد میں کاشتکاروں کو ادائیگی بھی ہو چکی ہے۔اس رپورٹ کی کاپیاں میں نے ایوان کی میز پر رکھ دی ہیں جو بھی معزز ممبران سے استفادہ کرنا چاہے وہ کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ کے اور معزز ایوان کے علم میں ایک بات لانا چاہوں گا کہ کل اس معزز ایوان کے مطالبے پر سیکرٹری خوراک اور کین کمشنر کو طلب کیا گیا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ دو گھنٹے معزز ممبران جن کا یہ مطالبہ تھا ان کا انتظار کیا گیا اور جب وہ available نہ ہوئے تو پھر میں نے ان کو آپ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔وہاں آپ اور جو معزز ممبران بیٹھے تھے ان کے ساتھ بیٹھ کر گفتگو ہوئی۔اس میں ایک تجویز جو یہاں ایوان میں آئی تھی کہ payment کی slip کو negotiable instrument کا درجہ دے دیا جائے تاکہ وہ ایک cheque کی صورت اختیار کر لے۔اس پر کل آپ کی موجودگی میں یہ فیصلہ ہو گیا تھا اور محکمہ next season میں negotiable instrument قرار دیئے جانے سے متعلق summary take up کر رہا ہے اور اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔

MR. SPEAKER: I think that's good.

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!آپ تشریف رکھیں اور مجھے بات کرنے دیا کریں،یہ بات آپ کی کوئی اچھی نہیں ہے۔جب میں بات کرتا ہوں تو آپ فوری طور پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔کل ہم نے کین کمشنر اور سیکرٹری خوراک کو بلایا تھا تو وہاں پر ہمارے کچھ معزز ارکان اور لاء منسٹر صاحب بھی موجود تھے تو اس کے لئے فیصلہ ہوا ہے کہ ادائیگی کے لئے negotiable instrument کے طور پر استعمال کیا جائے۔ میرے خیال میں اس سے کاشتکار کا یہ معاملہ یقینی طور پر 100 فیصد ٹھیک ہو جائے گا جو خوش آئند بات ہے۔باقی انہوں نے ساری progress میری موجودگی میں بتائی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!جن لوگوں کی طرف سے یہاں پر اس حوالے سے تجاویز آئی ہیں ان لوگوں کا بھی ریکارڈ میں ذکر آنا چاہئے کیونکہ یہ تاریخی اقدام ہو گا اور اگر ایسا ہو گیا تو پھر کل کو پوچھ سکتے ہیں کہ یہ تجاویز آپ کو کس نے دی تھیں؟

جناب سپیکر: جی،آپ بھی اس تجویز میں شامل ہیں،میں کب کہتا ہوں کہ آپ شامل نہیں ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پھر بھی یہ ریکارڈ پر آنا چاہئے۔ میں آج یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آج آپ کو اس ہاؤس کا تقدس برقرار رکھتے ہوئے as Custodian of the House دیکھنا چاہئے تھا کہ آج شروعات کس نے کی ہیں اور اس پر action لینا چاہئے تھا۔ اگر میں نے بات شروع کی ہے تو میرے خلاف action لینا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: جی، آئندہ سوچ کر کریں گے اور میں نے warn بھی کیا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں نے پہلے کوئی بات نہیں کی اور مجھے [**] کہنے والا بھی وہی کچھ ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کروا دیئے ہیں۔ اب میرے خیال میں شوگر ملوں والے معاملے پر سب کو مطمئن ہونا چاہئے کیونکہ یہ کسان کی بہتری کے لئے اچھا کام ہوا ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! جو cheque bounce ہو جاتے ہیں ان کو چھوڑیں کیونکہ cheque تو bounce ہو جاتا ہے لہذا pay order issue کئے جائیں کیونکہ pay order پیسے دے کر ہی issue کروایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا مقصد آپ کو interrupt کرنے کا تھا اور نہ میں ایسا کرتا ہوں لیکن موقع محل کے مطابق یہ ضروری تھا کہ وزیر قانون صاحب نے جو فرمایا ہے کہ ہم کل دو گھنٹے انتظار کرتے رہے۔ کل ڈپٹی سپیکر صاحب Chair کر رہے تھے تو میں نے یہ درخواست کی تھی کہ دو کام ایک ہی وقت کیسے ممکن ہیں کہ ایوان کے اندر سیلاب پر عام بحث جاری تھی اور اُدھر کین کمشنر اور سیکرٹری خوراک کو بھی بلایا گیا تھا اس لئے میں نے یہ درخواست کی تھی کہ ان کے ساتھ میٹنگ کو ملتوی کیا جائے یا پھر یہاں کا پروگرام ملتوی کیا جائے کیونکہ ہم دو جگہ پر کیسے حاضر ہو سکتے تھے۔ میری گزارش یہ ہے کہ شوگر کین کے بارے میں گنے کی جو قیمت کاشتکاروں کو ادا نہیں ہوتی وہ مل والے گنے کی قیمت پر ہی کاروبار کرتے ہیں۔ وہ loan لیتے ہیں پھر deposit کرتے ہیں اور وہاں سے بھی کمائی کرتے ہیں جبکہ

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 478 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کاشتکار کو گنے کی قیمت بروقت ادا نہیں کرتے۔ حالانکہ اس کے لئے قانون بھی موجود ہے کہ مع سود ان سے پیسا وصول کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس میں کین کمشنر مدد کرتا ہے، سیکرٹری خوراک اور نہ ہی حکومت مدد کرتی ہے۔

جناب سپیکر: میری اطلاع کے مطابق انہوں نے تقریباً 142 ایف آئی آر درج کروائی ہیں جو مل مالک یا ملوں کے جی ایم وغیرہ کے خلاف ہیں اس لئے یہ بات بڑی حوصلہ افزا ہے جو ہم نے کل کام کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی یادداشت کو fresh کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ کل ایک اور بھی بڑا اہم فیصلہ ہوا تھا کہ تین شوگر ملیں جنہیں default تو نہیں کہا جا سکتا لیکن انہوں نے ادائیگی 80 فیصد سے کم کی ہے اور ان کے گوداموں میں جو سٹاک پڑا ہے اس حوالے سے ایک دفعہ انہیں notice دیں لیکن پھر بھی اگر کوئی response نہ ہو تو اس کو ساتھ attach کر دیں۔ بقایا رقم انشاء اللہ تعالیٰ ہفتہ یا دس دن میں recover ہو جائے گی۔

MR SPEAKER: That's also good.

رائے اعجاز حسین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رائے اعجاز حسین: جناب سپیکر! یہ جو کل فیصلہ ہوا ہے تو کیا ساری ادائیگی ہو جائے گی کیونکہ گنے کا سیزن شروع ہونے والا ہے؟

جناب سپیکر: جی، انشاء اللہ مکمل ہو گی۔

رائے اعجاز حسین: جناب سپیکر! ابھی تو کافی وقت لگے گا۔

جناب سپیکر: میں نے خود figures دیکھے ہیں اور بہت تھوڑی رقم رہ گئی ہے۔

رائے اعجاز حسین: جناب سپیکر! زمینداروں کو سیزن شروع ہونے سے پہلے ادائیگی ملنی چاہئے۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ ملے گی اور آئندہ کے لئے بھی ہم اس کا لائحہ عمل بنا رہے ہیں۔

رائے اعجاز حسین: جناب سپیکر! کیا ان کے ہوتے ہوئے یہ بات طے ہوئی ہے کہ گنے کا سیزن شروع ہونے سے پہلے تمام ادائیگی زمینداروں کو مل جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، وہ بہت جلد ادائیگی کروا رہے ہیں۔

رائے اعجاز حسین: جناب سپیکر! اس بارے میں راناصاحب بتا دیں۔

جناب سپیکر: بہت جلد ادائیگی کروا رہے ہیں۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ اگر ادائیگی نہیں ہو گی تو پوری کارروائی ہو گی اور attachment ہو گی۔

رائے اعجاز حسین: ابھی تو بہت payment رہتی ہے اس حوالے سے رانا صاحب ذرا بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت نہیں ہے اور جتنی باقی amount رہتی ہے سارے figures انہوں نے بتا دیئے ہیں۔

محترمہ حمیرا اویس شاہد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! میں یہ request کرنا چاہتی ہوں کہ میرے Prohibition of Private Money Lending Act پر اس ہاؤس میں دو گھنٹے کی debate رکھی جائے اور کل میں نے معزز لاء منسٹر صاحب سے بھی بات کی تھی کیونکہ اس law کی enactment میں جو بھی مشکلات پیش آ رہی ہیں تو میں چاہتی ہوں کہ میرے تمام معزز ممبران اس پر بحث کر سکیں کیونکہ ان کے اپنے اپنے حلقوں میں یہی implement ہوں گے اس لئے اس Act پر thorough debate ہو تاکہ ہم اس کی پہلے سے بنی کمیٹی میں تمام recommendations compile کر سکیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ کی کچھ باتیں سمجھ نہیں پایا ہوں۔

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! میں چاہتی ہوں کہ Prohibition of Private Money Lending Act پر ہاؤس میں دو گھنٹے کی debate رکھی جائے۔

جناب سپیکر: کس پر رکھی جائے؟

محترمہ حمیرا اویس شاہد: یہ جو نجی سود خوری کا law ہے اس پر بحث رکھی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں معاملہ یہ ہے کہ محترمہ کی ہی کاوش سے Private Money Lending Bill enact ہوا تھا اس میں اس بات پر prohibition ہے کہ جیسے پرائیویٹ لوگوں نے کسی کو دس ہزار روپے دیئے تو سود میں اس سے پچاس ہزار لے کر اصل دس ہزار روپے اپنی جگہ پر برقرار رہتے ہیں یعنی یہ استحصال کی انتہائی بدترین شکل ہے۔ میں اس Act پر ان کو reward دیتا ہوں کہ انہوں نے پچھلی اسمبلی میں ایک Private Members Bill پیش کیا تھا جس پر یہ Bill enact ہو گیا لیکن اب اس کی implementation نہیں ہو رہی۔ محترمہ کل مجھ

سے ملی تھیں اور ان کا یہ کہنا تھا کہ اس پر implementation نہیں ہو رہی جس پر میں نے ان سے یہ عرض کیا تھا کہ اب لوگوں نے اپنا طریق کار بدل لیا ہے کہ وہ جس آدمی کو پچاس ہزار روپے قرضہ دیتے ہیں تو اس سے اسٹامپ پر ایک لاکھ روپے کی پراپرٹی لکھوا لیتے ہیں جس میں وہ دکان، مکان یا سونا رکھ لیتے ہیں پھر وہ کہتے ہیں کہ ہمارا یہ سودا ہوا ہے اور ہم نے legal agreement کیا ہے اس لئے ہم نے اسے enforce کرنا ہے۔ اب یا تو قرضہ لینے والا آدمی پچاس ہزار روپے کے بدلے ایک لاکھ روپے دے گا یا پھر ایک لاکھ روپے کی پراپرٹی ان کے حق میں ڈگری ہو جائے گی۔ میں نے محترمہ سے یہ کہا تھا کہ آپ کا چونکہ ایک group of newspaper بھی ہے اس میں بھی آپ awareness کا کوئی سلسلہ چلائیں اور اگر آپ مناسب سمجھتی ہیں تو تحریک التوائے کار لے آئیں اس پر اگر ہاؤس کی sense ہوئی تو اس پر دو گھنٹے کی debate کروا دیں گے تاکہ لوگوں کو آگاہی ہو اور وہ اس قسم کا کام نہ کریں۔ جب ایک آدمی ایک معاہدہ کرتا ہے اس کے بعد اس میں پھنس جاتا ہے تو پھر اس کی کوئی legal help نہیں ہو سکتی۔

دوسری بات یہ ہے کہ لوگوں کے لئے کوئی window بھی کھولی جائے مثلاً ایک آدمی جس کو دس، بیس یا پچاس ہزار روپے کی ضرورت ہے تو اگر اس کو اس مصیبت سے بچانا ہے کہ ایسے پرائیویٹ لوگوں میں وہ اپنی گردن نہ پھنسائے لیکن کم از کم کوئی ایسا طریق کار ہونا چاہئے، چاہے وہ Banks یا NGOs ہی اس بات کو سامنے لائیں۔ ڈاکٹر ثاقب صاحب نے ایک NGO بنائی ہوئی ہے جس میں دس سے پچیس ہزار روپے کی سہولت حاصل ہے۔ کچھ ایسے لوگ سامنے آئیں تاکہ جن لوگوں کو پیسے کی ضرورت ہے تو وہ اپنی ضرورت وہاں سے پوری کریں اور سود خور لوگوں کے پاس نہ پھنسیں۔ محترمہ اگر چاہتی ہیں کہ اس پر debate ہو تو وہ تحریک التوائے کار لے آئیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ بہت ضروری اور اچھی بات ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں اس میں ایک چیز add کرنا چاہوں گا کہ سیلاب کی وجہ سے جن علاقوں میں تباہی آئی ہوئی ہے جس طرح وہاں کے چھوٹے کاشتکاروں نے کسی آڑھتی سے یا ادویات کے ڈیلروں سے بہت زیادہ سود پر مال اٹھایا ہوا ہے اور اب انہوں نے ان کو پیسے واپس کرنے ہیں اس وجہ سے بھی وہ لوگ بہت تنگ ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ اس پر تحریک التوائے کار لائی جائے اور اسے بھی شامل کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ہم ایک دن دو گھنٹے کے لئے اس پر بحث رکھیں گے آپ تحریک التوائے کار لے آئیں۔ اس کے علاوہ پتا چلا ہے کہ alreadyیہ issue کمیٹی کے پاس ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ سیکرٹری اسمبلی سے پوچھیں کہ اس حوالے سے میری ایک تحریک التوائے کار pending ہے اور محسن لغاری صاحب کو آپ کو بتانا چاہئے تھا کہ اس issue پر meetings ہو چکی ہیں۔ یہ میری تحریک التوائے کار تھی جس پر ہم نے بہت کام کیا ہے اور آپ اسی کمیٹی کو کہیں کہ وہ اس کا فیصلہ کرے۔ یہ بھی پوچھیں کہ ابھی تک فیصلہ کیوں نہیں ہو رہا؟

جناب سپیکر: آپ بھی اس کمیٹی کے ممبر ہیں اور لغاری صاحب بھی ممبر ہیں۔ ابھی مجھے سیکرٹری صاحب بتا رہے ہیں کہ لغاری صاحب کنوینر ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! لغاری صاحب ہی تو اس کمیٹی کو Chair کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! آپ ہی تو اس کو convene کر رہے ہیں۔

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! اگر اس پر House میں debate ہو جائے اور اس کے بعد طے کر لیں۔۔۔

جناب سپیکر: جب ایک معاملہ کمیٹی کے سپرد ہو چکا ہے تو پھر اس پر کیسے debate ہو گی؟

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! کمیٹی سے رپورٹ تو لیں ناں۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! آپ کمیٹی کی رپورٹ دیں گے تو پھر ہم اس کے بعد فیصلہ کریں گے۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب آپ اپنی موجودگی کا بتانا چاہتی ہیں کہ میں موجود ہوں؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میری تو طبیعت خراب ہے اور میں گزشتہ دو تین دنوں سے بات ہی نہیں کر رہی لیکن کل ایک بہت ہی اہم بات۔۔۔

جناب سپیکر: ماشاء اللہ طبیعت تو ٹھیک ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! صحت تو ٹھیک ہے لیکن گلا خراب ہو سکتا ہے اور سانس کی problem ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، ٹھیک ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! گزارش یہ تھی کہ کل ایک بہت ہی اہم معاملہ تھا جس کے لئے میں نے کھڑے ہو کر جب بات کی تو رانا مشہود صاحب نے ایک کمیٹی بنا دی تھی۔ مسئلہ یہ تھا کہ 26 کالجز کے بورڈ آف گورنرز بنانے کے خلاف پروفیسرز، ٹیچرز اور اساتذہ احتجاج کر رہے ہیں اور اس احتجاج کے نتیجے میں بھی کچھ پروفیسرز کا تبادلہ بھی کر دیا گیا تھا تو ڈپٹی سپیکر صاحب نے مہربانی فرماتے ہوئے ایک کمیٹی بنائی جس میں اشرف سوہنا صاحب اور کامران مائیکل صاحب کے علاوہ مجھے بھی شامل کیا تھا۔ کمیٹی کو کہا گیا کہ وہ جا کر ان لوگوں کے نمائندوں سے مذاکرات کریں۔ پروفیسرز ایسوسی ایشن کی طرف سے آنے والے نمائندوں کے ساتھ ہم نے میٹنگ کی اور سپیکر صاحب کے ساتھ confirm کرنے کے بعد آج 11 بجے کا وقت رکھ لیا تھا۔ اب وہ لوگ آکر بیٹھے ہوئے ہیں اور میں وزیر قانون رانا ثناء اللہ صاحب کے نوٹس میں یہ بات بھی لائی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس حوالے سے میرے ساتھ ان کی بات ہو گئی ہے اور وہ اس وقت صرف میڈیا کے لئے بات فرما رہی ہیں تو آپ ان کی پوری بات سن لیں تاکہ بات ادھر بھی pick ہو جائے۔ باقی میٹنگ کے حوالے سے ان کے ساتھ میری بات ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! already کچھ چیزیں ہمارے پاس موجود ہیں اور باتیں کرنے کے لئے ہمیں میڈیا میں جانا اتنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ بات صرف commitment کی ہے۔

جناب سپیکر: ماشاء اللہ میڈیا تو آپ خود ہی ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ کل ان کے ساتھ commitment کی گئی تھی کہ 11 بجے آپ آئیں اور مذاکرات ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی، وہ آئے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! رانا صاحب کا کہنا یہ ہے کہ سیکرٹری اور ایجوکیشن منسٹر نہیں ہیں تو اب وہ لوگ انتظار کر رہے ہیں۔ میں نے یہ گزارش کرنی تھی کہ ہم نے انہیں کب تک انتظار کروانا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ بات کر لیتے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! وہ ایک عرصے سے سراپا احتجاج ہیں تو میں یہ چاہتی ہوں کہ اس commitment کو honor کیا جائے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! پتا نہیں وزیر قانون صاحب نے اتنا معصوم بیان کیسے دے دیا ہے۔ کل احتجاج ہو رہا تھا اور ہمیں ڈپٹی سپیکر صاحب نے بھیجا اور ہم نے ان سے بات کی، ان سے ٹائم طے کیا، ان کا احتجاج ختم کروایا اور انہیں یہاں لے کر آئے۔ اب آپ اور وزیر قانون صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ میڈیا کے لئے یہ گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ ہم میڈیا کے لئے نہیں بلکہ احتجاج کرنے والے لوگوں کے لئے معاشرے کے مقدس لوگ ٹیچرز جب آکر سڑکوں پر احتجاج کریں تو خدا کے لئے اس میں ہماری توہین نہ کریں کہ ہم میڈیا کے لئے کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: سوہنا صاحب! میں نے تو انہیں کہا ہے کہ آپ خود میڈیا ہیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): نہیں۔ جناب سپیکر! آپ نے یہ کہہ کر میری بہن کی توہین کی ہے آپ میڈیا کے لئے statement دے رہے ہیں۔ ہم ایک گھنٹہ ان کے ساتھ کھڑے رہے۔۔

جناب سپیکر: میں نے یہ نہیں کہا بلکہ میں نے تو کہا کہ ماشاء اللہ آپ تو خود میڈیا ہیں اور آپ کو کیا ضرورت ہے میڈیا پر جانے کی۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! ہم خود ایک گھنٹہ سڑک پر کھڑے رہے اور انہیں convince کیا ہے کہ راستہ کھولو ہم بات کرواتے ہیں۔ بورڈ آف گورنرز کا issue اگر اس اسمبلی کے اندر discuss کیا ہوتا، کابینہ کے اندر discuss کیا ہوتا، وزراء کی کسی کمیٹی کے اندر discuss کیا ہوتا تو میں اسے defend کرتا۔ یہ تو میں نے بھی حکومت کا حصہ ہوتے ہوئے ایک دن پڑھا ہے کہ ہائر ایجوکیشن کے اندر یہ فیصلہ ہو گیا ہے۔ ہائر ایجوکیشن کے اندر ایک بادشاہ سلامت بیٹھے ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ کس اتھارٹی کو اعتماد میں لے کر اتنے بڑے فیصلے کئے جا رہے ہیں۔ اس اسمبلی کو اعتماد میں لے کر اتنے بڑے فیصلے کئے جا رہے ہیں اور جب ہم عوام کے ساتھ آواز ملاتے ہیں تو وزیر قانون کہتے ہیں کہ میری بات ہو گئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دیکھیں جب لوگ احتجاج کرتے ہیں تو ہم یہ کہتے ہیں کہ ان کا نمائندہ کون ہے اور جب ہم احتجاج میں شامل ہوتے تھے تو ہم کہتے تھے کہ یہ سب نمائندے ہیں۔ وہاں بیٹھ کر اور یہاں بیٹھ کر رویّوں میں فرق کو خدا کے لئے سیاسی قیادت کو یہ تضاد ختم کرنا پڑے گا اور ہم نے ان بچوں کے پاس جا کر بات کر کے سڑک اور ٹریفک کھلوائی ہے۔ ابھی انہوں نے کہا کہ ہماری بات ہو گئی ہے حالانکہ کل انہوں نے اعلان یہ کیا تھا کہ ان کے نمائندے لوگوں کو بلائیں میں سیکرٹری ایجوکیشن اور منسٹر ایجوکیشن کو بلاتا ہوں اور اس کا کوئی راستہ نکالتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں حکومت کا شخص آپ کے سامنے یہ کہہ رہا ہوں کہ بورڈ آف گورنرز بنا کر پاکستان کے غریب بچوں کو جہالت کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ ان اداروں کے اندر جتنی فیسیں بڑھائی جائیں گی اور improvement education کے نام پر education کو پنجاب میں ختم کیا جا رہا ہے۔ میں آپ کے ساتھ اس پر پوری ایک بحث کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ بورڈ آف گورنرز بنا رہے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم انہیں مالی خود مختاری دیں گے۔ اب مالی خود مختاری جب آپ دیں گے تو ان کے پاس کون سے ذرائع ہوں گے کہ سوائے اس کے کہ وہ فیسوں میں اضافہ کریں اور کوئی غریب آدمی ریڑھی تانگے والا ان اداروں کی طرف دیکھ نہ سکے۔

جناب سپیکر! خدا کے لئے اس اسمبلی کے وجود کو تسلیم کریں۔ اتنے اہم فیصلے اسمبلیوں کے اندر discuss کریں اور پھر جب لوگ مظاہرہ کریں تو ہم وہاں ان کے ساتھ بات کریں کہ یہ اسمبلی نے فیصلہ کیا ہے۔ احتجاجی لوگوں کی نمائندگی کرتے ہوئے جب ہم اسمبلی کے اندر بات کریں تو آپ کہیں کہ میڈیا کے لئے ہے اور میری بات ہو گئی ہے۔ اب میں اس پر کیا کہوں۔

جناب سپیکر: جو آپ کا دل کہے وہی کریں۔ میں آپ کو کیا کہہ سکتا ہوں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! سوہنا صاحب نے اپنا بیان مکمل کر لیا لیکن یہ سمجھے ہی نہیں اور یہ سمجھے بغیر میرا خیال ہے کہ وہ یہ تقریر پہلے سے تیار کر کے لائے تھے اور انہوں نے آ کر اسے نشر کر دیا۔ گزارش یہ ہے کہ کل یہ بات ہوئی تھی کہ باہر احتجاج ہو رہا تھا جسے ایک کمیٹی جس میں تین چار لوگ تھے اور سوہنا صاحب کا مجھے نہیں معلوم کہ یہ بھی اس میں تھے کہ نہیں۔ کمیٹی نے جا کر ان سے بات کی اور پھر جب واپس آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ان سے بات کی ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھ کر مذاکرات کئے جائیں۔ میں نے یہ عرض کیا کہ آپ ایسا کریں کہ ان میں سے جو لوگ ان کے نمائندے ہیں ان دو چار یا دس آدمیوں کو بلا لیں تاکہ ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کی جا سکے۔ اب کل کی باقی

development کا مجھے نہیں پتا کہ بعد میں سوہنا صاحب نے باہر جا کر کیا کیا یا ان سے کیا بات ہوئی؟ ابھی یہاں House میں محترمہ آمنہ الفت میرے پاس یہاں تشریف لائیں اور کہا کہ وہ لوگ آ گئے ہیں تو میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے اب بتا رہی ہیں اور اگر مجھے کل یا صبح بتا دیا ہوتا تو میں سیکرٹری ایجوکیشن یا منسٹر ایجوکیشن کا پتا کر لیتا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ان کا پتا کر لیں۔ میں نے کہا کہ آپ ایسے کریں کہ ان میں سے دو تین لوگوں کو بلوا لیں میں ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیتا ہوں اور in the meantime میں معلوم کرتا ہوں کہ سیکرٹری ایجوکیشن اور منسٹر ایجوکیشن بھی اگر مل جائیں تو انہیں بھی ساتھ بٹھا کر بات کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد ان کا ایک لیٹر پیڈ میرے پاس لائیں کہ یہ لوگ ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ ان میں سے آپ ان کے صدر اور جنرل سیکرٹری یا وائس پریذیڈنٹ دو آدمیوں کو بلا لیں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں جی، تین آدمیوں کو بلا لیں۔ ان تین آدمیوں سے متعلق ان کے نام سیکرٹری اسمبلی کو دیئے گئے کہ یہ انہیں اندر بلا لیں اور ابھی یہاں سے فارغ ہوں گے تو بیٹھ کر ان کے ساتھ بات کرتے ہیں۔ اب اس صورتحال میں، میں نہیں سمجھتا کہ دوبارہ انہیں بات کرنے کی ضرورت تھی، اگر انہیں اس بات کو یعنی public کرنا تھا یا ایوان کے علم یا پریس گیلری کے علم میں لانا تھا، وہ تو درست ہے لیکن میرے ساتھ یہ بات ہونے کے بعد اب انہیں اور بات کرنے کی گنجائش تھی اور نہ ہی سوہنا صاحب کی تقریر کی کوئی گنجائش تھی جو انہوں نے فرمائی ہے۔ جب ان کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہیں، بات کرنے کو تیار ہیں، بات سننے کو تیار ہیں اور جو بھی پھر رپورٹ ہو گی اسے ایوان کے سامنے رکھیں گے۔ اس وقت سوہنا صاحب نے جو تقریر فرمانی تھی وہ فرمالی۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! میں آپ سے رولنگ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کس بات کی؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): کیا وزیر قانون کو یہ اختیار ہے کہ وہ کسی شخص کو یہ کہیں کہ انہیں بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے؟ آپ مجھے بتائیں کہ کیا وزیر قانون مجھے یہ کہہ سکتے ہیں کہ مجھے یہ بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ انہوں نے بات یہ کی ہے کہ جب میرے ساتھ ان کی بات ہو گئی ہے، محترمہ نے بھی میرے ساتھ بات کر لی ہے اور میں متعلقہ منسٹر اور سیکرٹری کو بھی بلوا لیتا ہوں۔ یہاں سے فارغ ہو کر ان سے بات کر لیتے ہیں تو اس میں برائی کی کیا بات ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! انہوں نے یہ کہا کہ اس کے بعد سوہنا صاحب کو بات کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ یہ سوہنا صاحب کی ذرا correction کریں۔ یہ اختیار کی بات کر رہے ہیں، دراصل ان کو میرا خیال ہے کہ اپنے اختیار پر بہت زیادہ گمان ہو گیا ہے۔ یہ مجھے بتائیں کہ کیا یہ کسی دوسرے ممبر کو رائے دینے سے روک سکتے ہیں؟ میری یہ رائے ہے کہ جب میری آپ سے بات ہو گئی ہے، جب میں آپ کے ساتھ آپ کی term پر تیار ہوں تو پھر اس بات کو آگے بڑھانے کی کیا ضرورت ہے، اگر یہ میری رائے ہے تو کیا یہ کسی ممبر کو رائے دینے سے روک سکتے ہیں؟ یہ باتیں بڑی کرتے ہیں کہ جی، وہاں پر نہیں ہوا، وہاں پر نہیں ہوا۔ ایک ہفتہ قبل جو کیبنٹ میٹنگ ہوئی تھی وہاں پر یہ بات کر لیتے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! میں ادھر کھڑا ہوں، جب تک وزیر قانون یہ نہیں مانیں گے کہ میں نے یہ کہا ہے کہ "انہیں بات کرنے کی کیا ضرورت تھی؟" اس وقت تک میں یہاں کھڑا رہوں گا۔ میں یہاں ہی کھڑا ہوں، میں یہاں عزت کے لئے آتا ہوں بے عزتی کرانے کے لئے نہیں آتا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ اکیلے ہی نہیں بلکہ سارے عزت کے لئے آتے ہیں۔۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ میں نے نہ کوئی اختیار کی بات کی ہے، ماسوائے چیئر کے اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے کسی فرد کو کسی قسم کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔ میں نے اپنی رائے دی ہے، میری رائے یہ ہے کہ جب محترمہ نے میرے ساتھ بات کر لی، بات طے ہو گئی تو پھر اس بات کو مزید بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ میری رائے ہے اور میں اپنی رائے پر قائم ہوں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! رانا صاحب نے یہ کہا کہ "میری اس بات کے بعد سوہنا صاحب کو یہ بات کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔" یہ رائے نہیں ہے بلکہ یہ فیصلہ سنا رہے ہیں کہ مجھے یہ بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کیسے تعین ہو سکتا ہے، کیسے کوئی شخص میرے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ فیصلہ نہیں کر سکتے۔۔۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! میں ادھر کھڑا ہوں جب تک رانا صاحب اپنی بات واپس نہیں لے لیتے اس وقت تک میں ادھر ہی کھڑا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں تو اللہ کے فضل سے اپنی اس رائے پر قائم رہوں گا، سوہنا صاحب سے کہیں کہ پھر یہیں کھڑے رہیں، جائیں نہ یہاں سے، یہ ہاؤس prorogue بھی ہو جائے پھر بھی یہیں کھڑے رہیں، یہاں سے یہ جائیں نہ۔ ان کو اس بات پر ذرا پکا کر لیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! نہیں، ایسا نہ کریں۔ (قطع کلامیاں)

رانا صاحب! بات سنیں، پلیز۔۔۔ سوہنا صاحب! آپ کیا کرتے ہیں؟۔۔۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! جب تک اجلاس ہو رہا ہے میں یہاں کھڑا ہوں اور جب اجلاس ختم ہو جائے گا تو پھر میں رانا صاحب کے پیچھے پیچھے جاؤں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میری بات سنیں، آپ تشریف رکھیں مجھے بات کرنے دیں۔ رانا صاحب! اگر آپ کی وجہ سے سوہنا صاحب کی کوئی دلآزاری ہوئی ہے تو یہ آپ کا colleague ہے، اس معزز ہاؤس کا معزز ممبر ہے تو اگر ان کی دلآزاری ہو گئی ہے تو آپ کو اس میں کیا حرج ہے۔۔۔ آپ ان کو کہہ دیں کہ اگر دلآزاری ہوئی ہے تو۔۔۔ (نعرہ ہائے تحسین)

دونوں معزز ممبر ہیں۔ وہ بھی معزز ممبر ہیں، یہ بھی معزز ممبر ہیں اور آپ کے colleague بھی ہیں۔۔۔ رانا صاحب! On my behalf آپ بات کریں کہ اگر میری بات سے ان کی دلآزاری ہوئی ہے تو۔۔۔ چھوڑیں اس بات کو جانے دیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کس بات پر دلآزاری ہوئی ہے؟ (قہقہہ)

جناب سپیکر: اگر ان کی دلآزاری ہوئی ہے اس بات سے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): نہیں، نہیں، ان کی دلآزاری کسی اور بات سے ہوئی ہے، کہیں باہر ہوئی ہے۔ یہ باہر میرے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔ میں نے یہاں پر کوئی ایسی بات نہیں کی جس سے ان کی دلآزاری ہوئی ہو۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اب میں آپ کو کہہ رہا ہوں۔ آپ میرے لئے یہ کہہ دیں، مہربانی کریں۔ اگر ان کی دلآزاری ہوئی ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کس بات پر دلآزاری ہوئی ہے؟ کیا یہ معزز ایوان بچوں کی طرح ضد کرنے کے لئے ہے؟ یہ کوئی ضد والا معاملہ تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سارے بچے ہی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تو پھر کھڑا ہی رہنے دیں، بٹھانے کی کیا ضرورت ہے؟ (قہقہہ)

جناب سپیکر: نہیں، یہ معزز ممبر ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ویسے بھی سوہنا صاحب میرے بھائی ہیں۔ اگر وہ یہاں بیٹھنے کی بجائے کھڑے رہیں تو یہ ان کی صحت کے لئے بڑا بہتر ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں، مجھے ان سے بات کرنے دیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! میں مسئلہ حل کر دیتا ہوں۔ ایک ہوتا ہے اقرار جرم، ایک ہوتا ہے احساس جرم۔ اب اگر انہیں یہ احساس جرم ہی نہیں ہے تو میں اپنا مطالبہ واپس لیتا ہوں۔ اگر انہیں یہ احساس ہی نہیں ہے کہ انہوں نے میری دلآزاری کی ہے تو میں اپنا مطالبہ واپس لیتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: بہت شکریہ، آپ دونوں کا بہت شکریہ۔ اب ملک وارث کلو صاحب تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 09-2008 اور 2010 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ملک محمد وارث کلو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 6,35 اور 51 بابت سال 2008۔ 19,23,25,28,31, 42,50,57 اور 60 بابت سال 2009۔ 1,2,5,8,10,11,19,20,21, 23,24 اور 25 بابت سال 2010 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ دسمبر 2010 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 6,35 اور 51 بابت سال 2008۔ 19,23,25,28,31, 42,50,57 اور 60 بابت سال 2009۔ 1,2,5,8,10,11,19,20,21, 23,24 اور 25 بابت سال 2010 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ دسمبر 2010 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 6,35 اور 51 بابت سال 2008۔ 19,23,25,28,31, 42,50,57 اور 60 بابت سال 2009۔ 1,2,5,8,10,11,19,20,21, 23,24 اور 25 بابت سال 2010 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ دسمبر 2010 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: طلعت صاحبہ! آپ اجلاس کے بعد مجھے ملیں، میں نے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔ ملک محمد عباس راں مجلس قائمہ برائے Irrigation and Power کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2008 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے اریگیشن اینڈ پاور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ملک محمد عباس راں: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Irrigation and Drainage Authority (Amendment) Bill 2008. (Bill No. 16 of 2008) moved by Mr. Muhammad Mohsin Khan Laghari MPA PP-245.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے Irrigation and Power کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Irrigation and Drainage Authority (Amendment) Bill 2008. (Bill No. 16 of 2008) moved by Mr. Muhammad Mohsin Khan Laghari MPA PP-245.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے Irrigation and Power کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Irrigation and Drainage Authority (Amendment) Bill 2008. (Bill No. 16 of 2008) moved by Mr. Muhammad Mohsin Khan Laghari MPA PP-245.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے Irrigation and Power کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محترم محسن خان لغاری سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) نجی قرض دہی کی ممانعت پنجاب مصدرہ 2007 کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Amendment in the Punjab Prohibition of Private Money Lending Act 2007

کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Amendment in the Punjab Prohibition of Private Money Lending Act 2007

کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Amendment in the Punjab Prohibition of Private Money Lending Act 2007

کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، دوسری بھی انہی کی ہے محمد محسن خان لغاری صاحب Public Accounts Committee-1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2000-01,2002-03, 2004-05اوران پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں PAC-Iکی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2000,2001-,2002,2003, 2004, 2005اوران پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں Public Accounts Committee-1کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28-نومبر 2010 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: ایک سال کی توسیع۔۔۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہی لکھ کر دیا گیا ہے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں آپ سے ایک بات کرنے کے لئے اجازت چاہتا ہوں جو کہ اسی رپورٹ کے سلسلے میں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ اس دوران بات نہیں ہو سکتی۔۔۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں اپنی opinion دینا چاہتا ہوں کیونکہ آپ ہم سے رائے مانگ رہے ہیں کہ اس میں توسیع کی جائے یا نہ کی جائے۔ Public Accounts committee-1 کے چیئرمین قائد حزب اختلاف ہیں اور یہ جو رپورٹس 2000,2001,2002, 2003,2004اور 2005اور اس کے لئے کیا Public Accounts Committee-1اتنی [***] ہو چکی ہے کہ یہ ایک سال کی توسیع مانگ رہی ہے۔ دس سال یہ اس آمر جنرل پرویز مشرف کی حکومت کے حسابات۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں معزز ممبران کے بارے میں ایسے الفاظ مت کہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! نہیں تو یہ کام کیا کر رہے ہیں اور یہ صرف ٹی اے ڈی اے لینے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔اس کا مائیک بند کریں اور یہ [****] الفاظ حذف کئے جائیں۔۔۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں اس ایوان کے ممبر ہونے کی حیثیت سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ یہ Public Accounts Committee-1 کام کیا کر رہی ہے کہ یہ ایک سال کی توسیع مانگ رہے ہیں اور یہ میٹنگ بُلا کر نہ کوئی کام کرتے ہیں ۔ یہ کیا ایک آمر جنرل مشرف کی کی گئی بے ضابطگیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ رپورٹ آئے گی اور آپ دیکھ لینا۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں اس ایوان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہم یعنی یہ ایوان جاننا چاہتا ہے کہ اس دور کے اندر کیا کیا بے ضابطگیاں ہوئیں اور Public Accounts Committee-1 جس کے چیئرمین قائد حزب اختلاف صاحب ہیں وہ کیوں میٹنگ نہیں بلا رہے اور کیوں کام نہیں کر رہے ؟ میں اس ایوان سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ ہم ایک سال کی extension دینے سے انکار کریں اور انہیں بتایا جائے کہ ایک مہینہ میں کام مکمل کریں۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: علی حیدر نور خان نیازی صاحب! آپ نے جو اس معزز ہاؤس کے ممبران کے بارے میں تضحیک آمیز الفاظ استعمال کئے ہیں میں آپ کو آئندہ کے لئے warn کرتا ہوں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! آپ بتائیں کہ میں نے کون سا ایسا لفظ استعمال کیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے [***] کہا ہے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! [***] لفظ کون سا تضحیک آمیز لفظ ہے اگر کوئی بندہ کام نہیں کرتا تو اسے کیا کہا جائے ؟ میں اپنے الفاظ پر قائم ہوں اور جو بندہ کام نہیں کرتا اسے extension کیوں دیں ؟

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! معزز ممبر کو [***] کہنا آپ کو زیب نہیں دیتا۔ یہ الفاظ حذف کئے جائیں۔

مہر اشتیاق احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، مہر اشتیاق احمد پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! میں بھی چونکہ Public Accounts Committee-1 کا ممبر ہوں تو میرا خیال ہے بھائیوں کے اندر کوئی غلط فہمی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جتنا اس PAC-1 نے کام کیا ہے شاید اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جو رپورٹیں ہمارے سامنے پیش ہوئیں، پہلے 01-2000 کی تھی ہم نے کوشش کی کام نمٹایا جائے اور صرف اگر کمیٹی کی میٹنگ نہیں ہو سکی تو یہ پچھلے دو ماہ نہیں ہو سکی کیونکہ یہ تمام سیکرٹری صاحبان فلڈ کے اندر مصروف تھے لہذا یہ کوئی بات نہیں ہے کہ وہاں پر کام ہو ہی نہیں رہا لیکن پہلے تو چونکہ Public Accounts Committee بنی لیٹ ہے اور جب بن گئی ہے تو پچھلا کام اتنا اکٹھا ہو گیا ہوا ہے تو ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اسے جلد از جلد نمٹایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2000,2001,2002,2003, 2004,2005 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں Public Accounts Committee-1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28-نومبر 2010 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2000,2001,2002,2003, 2004,2005 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں Public Accounts Committee-1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28-نومبر 2010 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! نہیں، آپ کا ایوان کہہ رہا ہے نہیں۔ آپ انہیں time limit دیں اور ایک سال کی توسیع نہ دیں۔ آپ انہیں دو مہینہ کی time limit دیں اور آپ کا ایوان کہہ رہا ہے نہیں۔ آپ اس پر voting کرائیں۔

جناب سپیکر: میں ابھی voting کروا لیتا ہوں لیکن آپ کو پھر شرمندگی ہو گی۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! آپ ایوان کی رائے تو لیں۔

جناب سپیکر: آپ کو پھر شرمندگی ہو گی، آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ کو کسی بات کا پتا نہیں ہوتا۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ) جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): بات یہ ہے کہ ابھی جو بات اشرف سوہنا صاحب اور رانا ثناء اللہ صاحب کے درمیان ہو رہی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بات اب ختم ہو گئی۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ) جناب سپیکر! ایجوکیشن کا جو معاملہ ہے میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں اور ان کے درمیان والی بات نہیں کرنا چاہتا۔ میری اس میں بڑے ادب کے ساتھ گزارش یہ ہے کہ کیونکہ بورڈ آف گورنرز اور تعلیم کی نجکاری کا سلسلہ چل رہا ہے۔ یہ بہت ہی اہم issue ہے۔ میری آپ کے توسط سے حکومت سے گزارش ہے کہ ہاؤس میں اس پر بحث کے لئے ایک دن کا ٹائم نہیں تو کم از کم آدھے دن کا ٹائم مقرر کیا جائے تاکہ ہم لوگ اس پر اپنا input دے سکیں کیونکہ ایک طرف تو ہم لوگ دانش سکول بنانے جا رہے ہیں اور جہاں پر ہم غریبوں کو مفت تعلیم دیں گے تو میری یہ گزارش ہے کہ کوئی ٹائم مقرر کر دیں، بے شک آج کر دیں، کل کر دیں یا پرسوں کر دیں۔ یہ نجکاری اور بورڈ آف گورنرز کے حوالے سے ہمارا input لیں تاکہ جب ہم on board ہوں گے کیونکہ یہ ایجوکیشن کا معاملہ ہے، یہ قوم کے مستقبل کا معاملہ ہے، یہ غریب بچوں کا معاملہ ہے، یہ ہمارے صوبے کا معاملہ ہے اور یہ ہمارے ملک کا معاملہ ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! general discussion کے متعلق ایک طریق کار ہاؤس کی approval سے وضع ہوا ہے کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں اس کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ میں اپنے محترم بھائی بسراء صاحب سے گزارش کروں گا کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس سوموار کو دوبارہ ہونا ہے اس میں یہ اپنے پارلیمانی لیڈر راجہ ریاض صاحب یا کائرہ صاحب سے بات کر لیں۔ next weak میں یا اس سے اگلے ہفتے میں کیونکہ کچھ دن ہم نے عام بحث کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ اگر ایجوکیشن پر ان کی طرف سے general discussion کی proposal آئے تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ اس پر اگر بحث ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی بہتر guidance ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: چلیں! Monday کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں معاملہ لے آئیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! دوسری میری یہ گزارش ہے کہ آخر اس معزز ایوان نے جمہوری روایات کے مطابق آگے بڑھنا ہے۔ بات یہ ہے کہ آج مجھے یہ محسوس ہوا ہے اور پوچھا گیا ہے کہ توسیع کر دی اور کہا گیا ہے توسیع کر دی جائے اور میرا خیال ہے کہ اب وہ وقت نہیں رہا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہماری جو Standing Committees ہیں اس میں PAC-1&2 ہیں, Privilege Committee اور باقی Standing Committees کے تو ہر روز اجلاس ہی نہیں ہوتے۔ اب جن کے regularly اجلاس ہوتے ہیں اور یہاں پر تحریک استحقاق تین تین، چار چار سال پڑی رہتی ہیں اور PAC کا کام جس طرح مہر اشتیاق صاحب نے بات کی ہے تو ان کے تو علم میں ہے کیونکہ وہ اس کے ممبر ہیں باقی ایوان کے علم میں نہیں ہے تو اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ آئندہ سے آپ اس کا انتظام فرمادیں کہ جو کمیٹی اپنے اجلاس میں جو کام کرے اور جو رپورٹ پیش ہو تو اس کام کا اب ایک بریف ہاؤس میں circulate ہو تا کہ لوگوں کو پتا ہو کہ وہاں پر کوئی کام ہو رہا ہے تو میرا خیال ہے کہ اس سے پھر اس قسم کی confusion نہیں ہوا کرے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: پندرہ منٹ ٹائم بڑھا دیا جائے۔

جناب شیر علی خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! رانا صاحب نے کہا ہے کہ ایجوکیشن پر ٹائم رکھا جائے گا۔ اس دن انہوں نے commit کیا تھا جب rationalization اور ٹیچرز کی پروموشن کا یہاں پر ذکر ہوا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ اس پر بحث کے لئے اسی ہفتہ دو گھنٹے ٹائم رکھا جائے گا اور یہ ہفتہ تو ختم ہو گیا۔ اب kindly اس پر ضرور غور کیجئے گا اور وہ ان کے نوٹس میں ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ آپ فرمائیں!

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! محکمہ کی غفلت اور عدم دلچسپی کی وجہ سے صوبہ بھر میں جو ادویات فروخت ہو رہی ہیں ان میں شدید قلت پیدا کی گئی ہے۔ یہ زندگی بچانے والی ادویات جو کہ انسانی جان کے لئے ضروری ہیں ان میں شدید قلت پیدا کر کے دل، سانس اور دماغ کے مریضوں کو پریشان کیا جا رہا ہے۔ مارکیٹ میں موجود سٹاک کے باوجود ان ادویات میں قلت پیدا کر کے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کسی طریقے سے آئیں۔ کوئی چیز لے کر، کچھ لکھ پڑھ کر لائیں۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کیا کر رہی ہیں؟ ابھی تک آپ کو سمجھ نہیں آئی، مجھے افسوس ہے۔

رائے محمد اسلم خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی!

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! یہ بڑی اہم بات ہے اور پنجاب کے فائدے کی بات ہے۔ محترم لاء منسٹر نے فرمایا ہے کہ Public Accounts Committee اور Privilege Committee کے علاوہ باقی کمیٹیوں کا اجلاس ہی نہیں ہوتا اور بلاشبہ پورے دو سالوں میں بہت کم اجلاس ہوئے تو جب ان کی ضرورت نہیں، جب انہیں اختیارات نہیں دینے، جب انہیں پاورز نہیں دینی اور جب ان کی صلاحیتوں سے فائدہ نہیں اٹھانا تو میری گزارش ہے کہ باقی کمیٹیاں توڑ دی جائیں۔ پنجاب کے غریب لوگوں کے ٹیکس سے وصول کی گئی رقم کیوں ضائع کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ اپنے والی تڑوانا چاہتے ہیں؟

رائے محمد اسلم خان: جی۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! یہ اپنی کمیٹی سے استعفیٰ دے دیں۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! جو بات ابھی میرے بھائی نے کی ہے اگر آپ اس پر ہاؤس کا consensus لے لیں تو اکثریت یہ کہے گی کہ جن کمیٹیوں میں کام نہیں ہو رہا ان کو بنانے کا فائدہ کیا

ہے ؟ بلاوجہ کا لیبل لگا دیا جاتا ہے کہ یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین ہیں یہ اس کے ممبران ہیں، یہ oblige کرنے کا سلسلہ ختم کرنا چاہئے اور کمیٹیوں پر ورکنگ کے لئے ایک ٹائم فریم ہونا چاہئے کہ یہ کمیٹی مہینے میں یا دو مہینے میں لازمی اجلاس کروائے، جو کمیٹیاں بنائی گئی ہیں ان سے مستفید ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ان کو ایک ٹائم فریم دے دیا جائے کہ فلاں کمیٹی جو ہے اس نے سال میں اتنی میٹنگز لازمی کرنی ہیں اور اس کمیٹی نے اس relevant subject پر کام کرنا ہے۔

جناب سپیکر! آپ میری بات نہیں سُن رہے میں آپ کی توجہ کی طالب ہوں، یہ بہت اہم بات ہے۔ کمیٹیوں کے rules amend کرنے کی ضرورت ہے۔

تحاریک استحقاق
(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محترمہ! rules amend کر رہے ہیں۔ اب رانا ارشد صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 28 تھی، رانا صاحب! اس کا جواب آنا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! رانا ارشد صاحب کو جو complaint تھی ان ڈی ایس پی صاحب کو میں نے آج بلایا ہے ان کا جواب بھی آگیا ہے تو آپ اس کو next week تک pending کر دیں۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ آج یہ معاملہ resolve کر دیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! مجھے کسی چیز کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں ایک سیاسی کا ممبر ہوں اور اگر میں 9 سال ایک آمر کے خلاف لڑ سکتا ہوں، مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں آپ اس ڈی ایس پی کو ڈی پی او لگا دیں یا آئی جی لگا دیں مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں۔ مگر کم از کم اگر مجھے دو لاکھ آدمی نے ووٹ دیا ہے تو میری اپنی عزت نفس ہے۔ جو ڈی ایس پی میری گاڑی check کرتا ہے میرے دفتر کا اس کو علم نہیں اور وہ فون پر مجھے یہ کہتا ہے کہ فلاں شخصیت نے مجھے انسپکٹر سے ڈی ایس پی کیا ان سے بات کریں، فلاں شخصیت نے مجھے ڈی ایس پی کیا ان سے بات کریں اور میرا تبادلہ کروا دیں جبکہ آپ کے ایم این اے کو بھی میں نے کہا تھا کہ تبادلہ کروا دیں۔ میں تبادلہ کی بات ہی نہیں کرتا مجھے تبادلہ کروانے کی ضرورت ہی نہیں ہے لیکن اگر میرے گاؤں میں 30۔اگست کو دو قتل ہوتے ہیں اور میں ایک ضمنی الیکشن میں ڈیوٹی پر ہوں وہاں روڈ بلاک ہوتا ہے تو ڈی پی او مجھے فون کرتا ہے کہ روڈ بلاک ہے اور وہاں معذرت سے minority کے ایک غریب ریٹائرڈ فوجی کا ایک بیٹا قتل

اور دوسرا زخمی ہوتا ہے تو پورے ضلع کی minority روڈ بلاک کر دیتی ہے تو اس وقت مجھے فون کرتے ہیں کہ روڈ کھلوائیں اور میں نے روڈ کھلوایا۔اب اگر میں ان سے کہوں کہ ملزم پکڑلیں تو میں نے کون سا جرم کر دیا؟ اگر میں یہ کہتا ہوں کہ میرے حلقے میں اشتہاری پھر رہے ہیں، اسلحہ لے کر پھر رہے ہیں اور وہ مجھے فون پر threat کرتے ہیں تو میں نے کون سا ظلم کر دیا؟ آپ دو مہینے کی رپورٹ منگوالیں کہ میرے حلقے میں کتنے قتل ہوئے اور کیا اشتہاری وہاں ڈکیتیاں کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے، وہاں حالات کیا ہیں؟ اگر یہ میرا جرم ہے کہ میں فون کر کے ایک ڈی ایس پی صاحب کو یہ عرض کر رہا ہوں تو وہ مجھے یہ جواب دے رہے ہیں کہ میرا تبادلہ کروادیں میں سپاہی تھا تو میں ڈی ایس پی ہو گیا ہوں۔ مجھے بتادیں کہ اگر ایک سیاست دان غلطی کرتا ہے تو وہ سزا بھگتتا ہے اور اگر ایک بیوروکریٹ غلطی کرتا ہے تو اس کو آپ پروموٹ بھی کر دیں تو مجھے اعتراض نہیں۔ اگر کچھ نہیں ہونا تو میں اس Privilege Motion کو واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ کس نے آپ کو کہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): اگر وہاں ڈی ایس پی نے بیٹھ کر 302 کے ملزم نہیں پکڑنے، ڈکیت اور اشتہاریوں کو نہیں پکڑنا تو جو مرضی وہ وہاں کرے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اگر میں ایم پی اے ہوں تو میں بھی حکومتی ایم پی اے ہوں اور اگر وہ سرکاری ملازم ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میری بات سُنیں۔ میں اپنے چیف منسٹر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو دن رات اپنی ڈیوٹی دیانت داری سے نبھا رہے ہیں اسی طرح ہمیں بھی اپنی ڈیوٹی دیانت داری سے نبھانی ہے۔ اگر میں being an MPA صحیح کام نہیں کروں گا تو میں بھی احتساب کے لئے حاضر ہوں اور اسی طرح ایک سرکاری ملازم بھی احتساب کے لئے حاضر ہے۔ کوئی کسی کی آنکھیں بند نہیں کر سکتا۔ جو حکم ہے اگر کسی کی insult ہوئی ہے تو میں اس پر معذرت خواہ ہوں لیکن کم از کم مجھ جیسے ایک کا ممبر کی اگر عزت محفوظ نہیں تو میں بھی کب تک قید کی زنجیروں میں جکڑ کر دوسروں کی عزت کرتا رہوں گا؟ اللہ حافظ!

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! میں ایک منٹ لینا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ ایک منٹ ٹھہریں۔ مجھے راناصاحب سے بات کرنے دیں۔ جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! رانا ارشد صاحب میرے بھائی ہیں اور اس ایوان کے معزز ممبر ہیں انہوں نے جو بات کی ہے اس بات سے آپ کو بھی معاملے کی تھوڑی بہت سمجھ لگ گئی ہو گی کہ اس میں ایک murder case ہے اور اس کی تفتیش کا معاملہ ہے۔ اس میں رانا صاحب کی کچھ reservations ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ اس معاملے کو ابھی بیٹھ کر resolve کر دیا جائے تاکہ ان کی reservations کا بھی ازالہ ہو اور باقی جو نکتہ Privilege Motion میں اُٹھایا گیا ہے اس کو بھی take care کیا جائے کہ اس کو Privilege Committee کے حوالے کرنے سے تو مجھے کوئی عذر نہیں ہے لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو دو تین باتیں اپنی تقریر میں بھی کی ہیں۔ میرا خیال ہے اور مناسب بھی یہی ہے کہ ان کا فوری طور پر ازالہ کیا جائے ورنہ Privilege Motion پر رپورٹ آتے آتے اگر چھ ماہ یا تین ماہ لگیں گے تو میرے بھائی کی جو observations and reservations ہیں ان کو صحیح طور پر address نہیں کیا جا سکے گا اس لئے میں نے آپ سے کہا ہے کہ اس کو pending فرما دیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ معاملہ resolve ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب! میرے خیال میں Monday تک اس کو pending فرما دیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! میں ایک منٹ چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! ابھی جب مختلف کمیٹیوں کے کام کرنے کی میعاد میں اضافہ کی بات ہو رہی تھی تو جناب وزیر قانون نے بڑی اصولی بات کی کہ کیوں آپ اس کی میعاد بڑھاتے ہیں ان کمیٹیوں کو وقت پر کام کرنا چاہئے۔ اب یہ جو تحریک استحقاق pending کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں اس کا کیا اخلاقی جواز ہے۔ خود یہ وقت پر کام نہیں کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، اس میں اچھائیاں آ جائیں گی، کچھ اس میں بہتری آئے گی۔ Don't worry. جی، چودھری محمد اویس اسلم مڈہانہ صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 29 ہے۔ جی، راناصاحب! اس کا کیا کرنا ہے بتائیں۔ جواب آ گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ ان کے معاملے کو بھی جو جواب آیا ہے اس کی صورت میں، اس کو پہلے بیٹھ کر resolve کر لیا جائے اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ اس کو بھی آپ pending فرما دیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جواب پڑھ دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): نہیں، سوہنا صاحب! اگر میں نے اس کا یہاں پر جواب پڑھا تو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ انہیں address نہ کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): اس کے متعلق کوئی بات کی تو پھر میں نہیں سمجھتا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ادھر بات نہ کریں، بس ٹھیک ہے۔ اب اس تحریک استحقاق کو سوموار تک کے لئے pending کرتے ہیں اس کے بعد انشاء اللہ اس پر فیصلہ ہو گا۔ ٹھیک ہو گا اور جو بھی ہو گا بہتر ہو گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جو complication ہے اس کے پیش نظر اگلے ہفتے میں بھی آپ پہلے دو تین دن دیں تاکہ میں مڈہانہ صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کو resolve کرواؤں اس کے بعد اس معاملے کو House میں take up کیا جائے اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ اس کو بدھ یا جمعرات تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جلدی جلدی فرمالیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: کل وزیر قانون صاحب نے ایک بہت ہی اچھی بات یہاں پر کی تھی میری نظر میں تو ان کا مقام بہت بڑھ گیا ہے جب انہوں نے یہ کہا کہ Flood Tax کو ہم اس House میں debate کر کے اس پر فیصلہ کریں گے۔ جناب! آج تو ٹائم ختم ہو گیا ہے میری یہ گزارش ہے کہ اس کو سوموار پر رکھ لیا جائے۔

جناب سپیکر: کون سا؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! سیلاب پر ایک ٹیکس لگانے کی تجویز ہے اس پر یہ House فیصلہ کرے کہ ہم یہ لگائیں گے یا نہیں لگائیں گے اور کس طریقے سے ہوگا؟ اس پر آج بحث ہونی تھی لیکن وقت ختم ہو گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آج ایک تو اجلاس بھی دیر سے شروع ہوا ہے اور اس وقت time over ہو گیا ہے یہ discussion جو جناب محسن لغاری صاحب فرما رہے ہیں اس کو بھی سوموار تک ملتوی کر دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس کو سوموار تک کے لئے مؤخر کرتے ہیں۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 11۔اکتوبر 2010 سہ پہر 3 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔